﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ☆ ﴿......عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۲۶/ جنوری ۲۰۰۱ء شمارہ ۴
۲/ ذوالقعدہ ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۲۶/ صلح ۱۳۸۰ ہجری شمسی

دعا نہ کرنے والا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:

"جو دعا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے"۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب فضل الدعاء)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

تقویٰ اور نیک بختی کے ساتھ خداتعالیٰ کے فیصلہ کی طرف نظر رکھیں

اب اس عدالت کے سامنے مسل مقدمہ ہے جو کسی کی رعایت نہیں کرتی اور گستاخی کے طریقوں کو پسند نہیں کرتی

جب دو فریق آپس میں دشمنی کرتے ہیں اور خصومت کو انتہا تک پہنچاتے ہیں تو وہ فریق جو خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور پرہیزگار ہوتا ہے آسمان سے اس کے لئے مدد نازل ہوتی ہے اور اس طرح پر آسمانی فیصلہ سے مذہبی جھگڑے انفصال پاتے ہیں

"میں اپنی جماعت کو چند الفاظ بطور نصیحت کہتا ہوں کہ وہ طریق تقویٰ پر پنجہ مار کر یاوہ گوئی کے مقابلہ پر یاوہ گوئی نہ کریں اور گالیوں کے مقابلہ میں گالیاں نہ دیں۔ وہ بہت کچھ ٹھٹھا اور ہنسی سنیں گے جیسا کہ وہ سن رہے ہیں مگر چاہئے کہ خاموش رہیں اور تقویٰ اور نیک بختی کے ساتھ خداتعالیٰ کے فیصلہ کی طرف نظر رکھیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ خداتعالیٰ کی نظر میں قابل تائید ہوں تو صلاح اور تقویٰ اور صبر کو ہاتھ سے نہ دیں۔ اب اس عدالت کے سامنے مسل مقدمہ ہے جو کسی کی رعایت نہیں کرتی اور گستاخی کے طریقوں کو پسند نہیں کرتی۔ جب تک انسان عدالت کے کمرہ سے باہر ہے اگرچہ اس کی بدی کا بھی مؤاخذہ ہے مگر اس شخص کے جرم کا مؤاخذہ بہت سخت ہے جو عدالت کے سامنے کھڑے ہو کر بطور گستاخی ارتکاب جرم کرتا ہے۔ اس لئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ خداتعالیٰ کی عدالت کی توہین سے ڈرو اور نرمی اور تواضع اور صبر اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور خداتعالیٰ سے چاہو کہ وہ تم میں اور تمہاری قوم میں فیصلہ فرماوے۔ بہتر ہے کہ شیخ محمد حسین اور اس کے رفیقوں سے ہرگز ملاقات نہ کرو کہ بسا اوقات ملاقات موجب جنگ وجدل ہو جاتی ہے اور بہتر ہے کہ اس عرصہ میں کچھ بحث مباحثہ بھی نہ کرو کہ بسا اوقات بحث مباحثہ سے تیز زبانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ضرور ہے کہ نیک عملی اور راست بازی اور تقویٰ میں آگے قدم رکھو کہ خدا ان کو جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں ضائع نہیں کرتا۔

دیکھو حضرت موسیٰ نبی علیہ السلام جو سب سے زیادہ اپنے زمانہ میں حلیم اور متقی تھے تقویٰ کی برکت سے فرعون پر کیسے فتح یاب ہوئے۔ فرعون چاہتا تھا کہ ان کو ہلاک کرے۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں کے آگے خداتعالیٰ نے فرعون کو مع اس کے تمام لشکر کے ہلاک کیا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بدبخت یہودیوں نے یہ چاہا کہ ان کو ہلاک کریں اور نہ صرف ہلاک بلکہ ان کی پاک روح پر صلیبی موت سے لعنت کا داغ لگاویں......... لیکن خدائے قادر وقیوم نے بدنیت یہودیوں کو اس ارادہ سے ناکام اور نامراد رکھا اور اپنے پاک نبی علیہ السلام کو نہ صرف صلیبی موت سے بچایا بلکہ اس کو ایک سو بیس برس تک زندہ رکھ کر تمام دشمن یہودیوں کو اس کے سامنے ہلاک کیا۔ ہاں خداتعالیٰ کی اُس قدیم سنت کے موافق کہ کوئی اولوالعزم نبی ایسا نہیں گزرا جس نے قوم کی ایذاء کی وجہ سے ہجرت نہ کی ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی تین برس کی تبلیغ کے بعد صلیبی فتنہ سے نجات پاکر ہندوستان کی طرف ہجرت کی اور یہودیوں کی دوسری قوموں کو جو بابل کے تفرقہ کے زمانہ سے ہندوستان اور کشمیر اور تبت میں آئے ہوئے تھے خداتعالیٰ کا پیغام پہنچا کر آخر کار خاکِ کشمیر جنت نظیر میں انتقال فرمایا اور سری نگر خان یار محلہ میں باعزاز تمام دفن کئے گئے۔ آپ کی قبر بہت مشہور ہے۔ يُزَارُ وَيُتَبَرَّكُ بِهٖ۔

ایسا ہی خداتعالیٰ نے ہمارے سید و مولیٰ نبی آخر الزمانﷺ کو جو سید المتقین تھے انواع واقسام کی تائیدات سے مظفر اور منصور کیا۔ گو اوائل میں حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی طرح داغ ہجرت آپ کے بھی نصیب ہوا مگر وہی ہجرت فتح اور نصرت کے مبادی اپنے اندر رکھتی تھی۔ سوائے دوستو! یقیناً سمجھو کہ متقی کبھی برباد نہیں کیا جاتا۔ جب دو فریق آپس میں دشمنی کرتے ہیں اور خصومت کو انتہا تک پہنچاتے ہیں تو وہ فریق جو خداتعالیٰ کی نظر میں متقی اور پرہیزگار ہوتا ہے آسمان سے اس کے لئے مدد نازل ہوتی ہے اور اس طرح پر آسمانی فیصلہ سے مذہبی جھگڑے انفصال پا جاتے ہیں۔

(راز حقیقت۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۱۵۳۔۱۵۵)

پاکستان میں موجودہ حکومت کے دور میں احمدیوں پر ظلم پہلے سے بڑھ گیا ہے

مظلوم کی بددعا سے بچ کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔

جس نے اپنے اوپر ظلم کرنے والے کے خلاف بددعا کی اس نے گویا اپنا بدلہ لے لیا

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ اپنے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو مکمل شفا عطا فرمائے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۲/ جنوری ۲۰۰۱ء)

لندن (۱۲/ جنوری): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج نمازِ جمعہ مسجد فضل لندن میں پڑھائی۔ نمازِ جمعہ سے قبل خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ النساء کی آیات ۱۴۹ اور ۱۸۵ کی تلاوت کی اور ان کے ترجمہ کے بعد بعض احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پیش فرمائے۔ ان آیات کریمہ میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ سر عام بری بات کہنا پسند نہیں فرماتا مگر وہ مستثنیٰ ہے جس پر ظلم کیا گیا ہو۔

اس تعلق میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی یہ حدیث

پیش کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جس نے اپنے اوپر ظلم کرنے والے کے خلاف بد دعا کی اس نے گویا اپنا بدلہ لے لیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اسی لئے میں جماعت کو تاکیدی نصیحت کیا کرتا ہوں کہ اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو بیشک "اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ" کی بد دعا دیا کریں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پاکستان میں احمدیوں پر اتنا ظلم ہو رہا ہے اور جب سے جنرل مشرف آئے ہیں یہ ظلم اور بڑھ گیا ہے اور اس کی اس سے پہلے کوئی مثال نہیں ملتی۔

ایک اور حدیث نبوی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو جب یمن کا والی بنا کر بھجوایا تو فرمایا کہ مظلوم کی بد دعا سے بچ کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔

اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جو شخص دوسرے کے قصور معاف کرتا ہے اللہ اسے اور عزت دیتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ صدقہ کے ذکر میں قصور معاف کرنے کا تعلق یہ ہے کہ معافی کے لائق قصور ہو اور معاف کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ صدقہ ہی ہوگا۔

پھر حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات پیش فرمائے۔ حضور فرماتے ہیں کہ اگر تم دشمن سے بدلہ نہ لو اور اسے خدا کے حوالہ کر دو تو وہ خود اس سے نپٹ لے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بدی کا بدلہ لیتے وقت انصاف سے کام لینے کی ہدایت ہے۔ عموماً لوگ بدی کا بدلہ لیتے وقت زیادتی کر جاتے ہیں۔ قرآن کریم نے اس بارہ میں اتنی تاکید کی ہے کہ بدی کا بدلہ لیتے وقت زیادتی نہ کرنا اور اگر تم عفو کرو تو وہ اس بدلہ سے بہتر ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ایسی تعلیم ہے جو دنیا کے کسی مذہب میں اس شان سے نظر نہیں آتی۔ قرآن کریم میں یہ بھی وضاحت موجود ہے کہ عفو وہاں کرو جہاں عفو کے نتیجہ میں اصلاح ہو۔ اگر عفو کرو اور اصلاح نہ ہو تو ایسا عفو جائز نہیں۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور ایدہ اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ آج کل میں خطبات مختصر ہی دیتا ہوں کیونکہ جو دوائیں مل رہی ہیں اس سے ٹانگوں میں لڑکھڑاہٹ ہوتی ہے۔ اب تو میں اللہ کے فضل سے چل کر آیا ہوں، کار پر آنے کی ضرورت نہیں پڑی لیکن اس کے لئے قوت ارادی استعمال کرنی پڑی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ لمبا علاج ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں اللہ اپنے فضل سے مکمل شفا عطا فرمائے تو پھر میں ہر نماز میں آپ کے سامنے آسکوں۔ اَللّٰھُمَّ اشْفِ اِمَامَنَا شِفَاءً کَامِلاً عَاجِلًا لَا یُغَادِرُ سَقَمًا۔

ہومیو پیتھی طریق علاج کے ذریعہ

خدمت خلق اور حیرت انگیز شفا کے

دلچسپ اور ایمان افروز واقعات

نمبر ۴

آپ کے تجربہ میں بھی ایسے غیر معمولی شفا کے ایمان افروز واقعات ہوں تو اپنے ملک کے امیر صاحب یا مبلغ سلسلہ کی تصدیق اور توسّط سے ہمیں بھجوائیں تا کہ وہ بھی الفضل کے ذریعہ ریکارڈ میں محفوظ ہو جائیں۔ (مدیر)

نیروبی (کینیا) سے مکرم ڈاکٹر اقبال حسین صاحب لکھتے ہیں:

ایک سولہ سال کا لڑکا مشتعل ہجوم سے پٹ کر آیا اس کے سر پر لوہے کی راڈ سے شدید چوٹیں آئی تھیں جس کے نتیجہ میں اس کے دماغ پر اثر ہوا یہاں تک کہ اس کی بائیں ٹانگ متاثر ہوئی۔ خاکسار نے یہ کیس نیورو سرجن کی طرف بھجوایا تو سرجن نے آپریشن کرنے کو کہا اور اس پر دو لاکھ کینین شلنگ خرچ بتایا گیا۔

مریض تو چند سو کی استطاعت بھی نہ رکھتا تھا۔ اس کو Arnica 1000، Opium 1000 اور Natrum Sulf 200 کی طاقت میں چند دن دیں تو وہ بفضل تعالیٰ روبصحت ہو گیا۔ الحمد للہ

بعض اوقات تو اتنی جلدی ادویات کا اثر دیکھا کہ شیشی پر ڈھکن بھی نہیں لگایا تھا کہ مریض کو روتے ہوئے دیکھا اس کی وجہ پوچھی تو پتہ چلا کہ اس کے جذبات سے مغلوب ہو کر شکر کے آنسو جاری ہیں کہ کس قدر جلد اللہ نے فضل فرما دیا۔ یہ محض اللہ کا احسان ہے اور اس کے خلیفہ کی برکت ہے کہ ایسی نعمت ہمیں ملی۔

☆......☆......☆......☆

ممباسہ (کینیا) سے مکرم فیض احمد صاحب زاہد مبلغ سلسلہ تحریر کرتے ہیں:۔

کوسٹ میں ہیضہ کی سخت وبا پھیلی جس سے بے شمار لوگ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ جس کو ہیضہ کی تکلیف ہو جاتی اس کے بچنے کی امید نہ رہتی۔ خاکسار نے ہیضہ سے بچاؤ کے لئے سلفر اور کیمفر ۲۰۰ کی طاقت میں تیار کر کے دیں جس کا خدا کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا اور بے شمار لوگ اس وبائی مرض سے بچ گئے۔ تین افراد ایسے تھے جن پر ہیضہ کا شدید حملہ ہو چکا تھا اور ان کی زندگی کی رمق مدھم پڑتی جاتی تھی۔ ان کو سلفر ایک ہزار کی طاقت میں دی اور بار بار دہرائی گئی۔ الحمد للہ کہ ایک دو روز میں بالکل تندرست ہو گئے۔ ان واقعات سے لوگوں کا اعتماد ہومیو پیتھی طریق علاج پر بڑھ رہا ہے۔

گھٹیالیاں کے جاں نثاروں سے

وضو کیا تھا تہجد سے قبل جو تم نے
نثار ہونے سے پہلے جو کپڑے پہنے تھے
لباس ہوگا کسی کی نظر میں وہ لیکن
مری نظر میں وہ کپڑے نہیں تھے گہنے تھے

یہ صبحِ نو کے اجالے اجال کر رکھنا
اے آنے والو! یہ گہنے سنبھال کر رکھنا

اٹھایا ہوگا کسی نے تمہیں فجر کے لئے
کسی کو تم نے کوئی لفظ تو کہا ہوگا
وہ لفظ امانت تھی ، اک وصیت تھی
لبوں نے کس طرح ان کو ادا کیا ہوگا

نہیں مَیں کہتا ، مؤرخ یہ بات کہتے ہیں
لہو سے لکھے ہوئے لفظ یاد رہتے ہیں

وہ ماں تھی ، بیوی ، بہن تھی تمہاری بیٹی تھی
وہ جس نے تم کو سپرد خدا کیا ہوگا
وداع کے وقت گراں مایہ ضبط کا آنسو
سنبھالا ہوگا مگر پھر بھی گر پڑا ہوگا

وہ ایک قطرۂ آنسو جو اک سمندر تھا
وہ ایک سجدۂ آخر بہت ہی سندر تھا

تمہارے حال پہ گردوں بھی رو دیا ہوگا
جو تم نے اپنے لہو سے وضو کیا ہوگا
فلک بھی اس گھڑی حیرت زدہ ہوا ہوگا
لہو زمیں کو جو خیرات کر دیا ہوگا

سخاوتوں کی روایات بڑھتی جاتی ہیں
تعصّبات کی ندیاں بھی چڑھتی جاتی ہیں

جو ہم پہ گزری سو گزری وطن کی گلیوں میں
وطن بھی وہ جو لہو دے کے خود خریدا تھا
نہ آنچ آنے دی ہم نے وطن کی حرمت پر
وغا میں گرچہ ہمارا بدن دریدہ تھا

عدو تو چاہتا ہے راستے ہی کھو جائیں
وطن کے پیارے معابد میں قتل ہو جائیں

جنہوں نے چہرۂ گیتی کو سرخیاں بخشیں
لہو کی چادریں اوڑھے ہوئے جو لیٹے تھے
خدا کے گھر میں عبادت جو کرنے آئے تھے
مرے وطن ترے خدمت گزار بیٹے تھے

تری رگوں کو جو سیراب کرتے رہتے ہیں
کبھی پلٹ کے خبر لے جو ظلم سہتے ہیں

(عبدالکریم قدسی)

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف ؓ شہید کا خاندان
واقعہ شہادت کے بعد ان کے مصائب و مشکلات

(سید میر مسعود احمد ۔ ربوہ)

(چوتھی اور آخری قسط)

افغانستان کی تیسری جنگ اور امیر امان اللہ خان کی طرف سے انگریزی حکومت کے خلاف جہاد کا اعلان

امیر امان اللہ خان نے بادشاہ بنتے ہی انگریزوں کے خلاف جنگ چھیڑ دی جو افغانستان کی تیسری جنگ کہلاتی ہے ۔اس جنگ میں علاوہ افغانستان کی باقاعدہ فوج کے قبائل اور عوام میں بھی جہاد کا اعلان کیا گیا اور افغانوں نے تین محاذوں پر برٹش انڈیا پر حملہ کیا۔ایک حملہ توڑکہ کے علاقہ میں یعنی کابل سے پشاور آنے والی سڑک کے راستہ کیا گیا۔ دوسرا حملہ قندھار کی جانب سے کیا گیا اور تیسرا حملہ افغانستان کی سمت جنوبی یعنی خوست کی جانب سے کوہاٹ کی طرف کیا گیا۔

اس حملہ کی کمان جنرل محمد نادر خان نے سنبھالی ہوئی تھی۔چونکہ حملہ کی پہل افغانستان نے کی تھی اس لئے ابتداء میں ان کو کامیابی ہوئی اور وہ برٹش انڈیا کے اندر گھس گئے ۔ جنرل محمد نادر خان فوج اور قبائل کے حامیوں کی مدد سے ٹل ضلع کوہاٹ تک پہنچ گیا۔

عطا محمد خان حاکم خوست جو سردار شیریں دل خان کا بیٹا تھا اس نے صاحبزادہ عبدالسلام جان کو تحریک کی کہ وہ بھی اس "جہاد" میں شامل ہوں۔ چنانچہ صاحبزادہ عبدالسلام صاحب اپنے پچاس خدام کے ساتھ ٹل کے محاذ پر جنگ میں شامل ہوئے اور ٹل کو افغانوں نے فتح کر لیا۔ اور افغان فوجیں ٹل پر قابض ہو گئیں۔یہ رمضان المبارک کے ایام تھے۔

اس جنگ میں انگریزوں نے فوری کارروائی کی اور پیچھے سے فوجیں لا کر افغان حملہ کا مقابلہ کیا اور ان کو روک دیا ۔ بعض پرانے ہوائی جہاز بھی انگریزوں نے استعمال کئے ۔ چنانچہ ٹل اور کابل وغیرہ پر بمباری کی گئی۔ اس سے افغانوں میں دہشت پھیل گئی اور ان کا خاصہ جانی نقصان ہوا۔ اس پر امیر امان اللہ خان لڑائی بند کرنے پر تیار ہو گیا اور اس بارہ میں اس نے وائسرائے ہند کو لکھا کہ وہ سیز فائر یعنی جنگ بندی کے لئے تیار ہے۔ پہلے تو انگریزوں نے پرواہ نہیں کی بالآخر وہ بھی جنگ بندی کے لئے تیار ہو گئے اور دونوں طرف کے نمائندے راولپنڈی میں جنگ بندی کا فیصلہ کرنے کے لئے جمع ہوئے۔

افغانستان کی طرف سے سردار علی جان خان جنگ بندی اور صلح کے لئے راولپنڈی گیا اور دونوں فریقوں کا جنگ بندی پر اتفاق ہو گیا۔افغانستان کو اس جنگ کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ امیر امان اللہ خان کا خیال تھا کہ اس کے نتیجہ میں وہ ڈیورنڈ لائن سے جانب شرق بعض علاقے جو صوبہ سرحد یا بلوچستان میں شامل تھے افغانستان میں شامل کروانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ لیکن انگریز اپنے موقف پر سختی سے قائم رہے اور انہوں نے برطانوی ہند کا کوئی حلاقہ افغانستان کو دینے سے انکار کر دیا۔

اس وقت امیر عبدالرحمٰن خان اور امیر حبیب اللہ خان کے زمانہ سے افغانستان کو خارجی خود ختاری حاصل نہ تھی اور دفاع اور امور خارجہ میں افغانستان انگریزوں کے ماتحت تھا اور اس کے عوض افغانستان کے امراء کو لاکھوں روپیہ وظیفہ ملتا تھا۔انگریزوں نے صلح اور جنگ بندی کی گفت و شنید میں افغانستان کی خارجہ خود مختاری تسلیم کر لی اور اس کے نتیجہ میں افغانستان ایک آزاد مملکت کی صورت میں منصۂ شہود پر آیا۔ انگریزوں نے وظیفہ کی وہ رقم جو امرائے افغانستان کو دیا کرتے تھے اس کی ادائیگی بند کر دی۔

سردار علی جان خان نمائندہ افغانستان کو یہ امور تسلیم کرنے پڑے اور اس نے جنگ بندی کے معاہدہ پر دستخط کر دئے۔ امیر امان اللہ خان حسب خواہش تمام مقاصد کے حصول میں ناکامی کی وجہ سے اور جنگ میں افغانوں کی فوج کے انگریزوں کا کامیاب مقابلہ نہ کرسکنے کی وجہ سے مایوسی کا شکار ہو گیا اور سردار علی جان سے اس وجہ سے ناراض ہو گیا کہ اس کی رائے میں اس صلح کے کرنے میں وہ ناکام ثابت ہوا اور ر ڈیورنڈ لائن میں کوئی ترمیم افغانستان کے حق میں نہ کروا سکا۔ جب سردار علی جان خان واپس کابل آیا تو امیر امان اللہ خان کی نظروں سے گر چکا تھا۔ اسی طرح افغانستان کی آزادی اور جمہوریت کی دلدادہ پارٹی سردار محمود خان طرزی کی قیادت میں سردار علی جان خان سے ناراض ہو گئی۔ جنگ بندی کا معاہدہ ۱۶/ اگست ۱۹۱۹ء میں راولپنڈی میں مکمل ہوا۔اس کے نتیجہ میں امیر امان اللہ خان نے سردار علی جان خان کو کابل میں نظر بند کر دیا۔یہ نظر بندی کئی سال جاری رہی۔

("زوال غازی" صفحہ ۳۱۴۔ عاقبۃ المکذبین حصہ اول مصنفہ قاضی محمد یوسف صاحب سابق. امیر جماعت صوبہ سرحد صفحہ ۷۹۔۸۰، قلمی مسودہ صفحہ ۷۱۔۷۲۔ روایت صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب۔ History of Afghanistan by Sir Percy Syks صفحہ ۲۶ تا ۲۸ و۳۵۳و۳۵۹)

☆......☆......☆......☆

سمت جنوبی کے حکمرانوں کا صاحبزادگان سے سلوک

کچھ مدت کے بعد شاہ محمود خان برادر جنرل محمد نادر خان کی شادی امیر امان اللہ خان کی ہمشیرہ قمر النساء سے ہو گئی ۔یہ شخص سمت جنوبی کا حاکم مقرر ہو کر آیا اور گردیز میں قیام کیا جو صوبہ پکتیا کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ دورہ کرتے ہوئے خوست بھی آیا۔ کیونکہ شکار و تفریح کا دلدادہ تھا سیدگاہ کے قریب ایک باغ میں ڈیرہ لگایا۔

بعض وجوہات سے شاہ محمود خان اور اس کی بیوی حضرت صاحبزادہ صاحب کے خاندان سے ناراض ہو گئے۔ چنانچہ وہ راتوں رات ڈیرہ اٹھا کر چلا گیا اور جاتے وقت صاحبزادگان کو دھمکی دے گیا کہ اب میں تمہیں درست کر دوں گا۔

تھوڑے عرصہ بعد کابل سے اطلاع آئی کہ شاہ محمود خان پکتیا سے کابل واپس چلا آئے۔ افغانستان کے ایک اور مقام پر اس کو بغاوت کے فرو کرنے کے لئے بھجوا دیا گیا۔اور یہ خطرہ ٹل گیا۔

اس کے بعد ایک امیر الدین خان حاکم مقرر ہو کر آئے۔یہ دراصل گجرات کے رہنے والے تھے اور بڑے اچھے آدمی تھے۔انہوں نے مشورہ دیا کہ تمہارے خاندان میں سے کچھ افراد حکومت میں ملازم ہونے ضروری ہیں ۔ اس پر مَیں (یعنی صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب) سکرٹری اور صاحبزادہ سید محمد طیب جان صاحب بطور صندوق دار یعنی خزانچی مقرر ہو گئے ۔ امیر الدین صاحب قریباً تین سال تک خوست میں حاکم رہے اور ہمیں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہوئی۔اس دوران امیر امان اللہ خان نے سمت جنوبی کا دورہ کیا اور گردیز مقام پر اس نے تقریر کی کہ احمدی اچھے لوگ ہیں کیونکہ جس حکومت کے ماتحت رہتے ہیں اسکی فرمانبرداری کرتے ہیں ۔مَیں ان لوگوں کو پسند کرتا ہوں۔

نوٹ از مرتب: یہ غالباً ۱۹۲۲ء کا ذکر ہے جبکہ حکومت افغانستان آزادئ ضمیر، مذہبی رواداری اور جمہوریت کی دلدادہ تھی اور نہ صرف اس کا اعلان کرتی تھی بلکہ اس کی عملی کوشش بھی تھی کہ افغانستان کے ملانوں کو جو تعصب مذہبی پھیلانے کے ذمہ دار ہیں دبایا جائے اور ایسے قوانین نافذ کئے جائیں جن سے عوام میں آزادی کا شعور ترقی کرے ۔ افغانستان کے بعض وزراء اور سیاسی لیڈر جن کی سرفہرست پر سردار محمود خان طرزی تھے اس پالیسی کی بنا کرنے والے اور اسے پروموٹ کرنے والے تھے اور ان کا اثر امیر امان اللہ خان بھی قبول کرتا تھا۔

(قلمی مسودہ صفحہ ۷۳ تا ۷۶۔روایت صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب) ۔ (عاقبۃ المکذبین حصہ اول از قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت صوبہ سرحد صفحہ ۷۹ تا ۸۲)۔ (کتاب زوال غازی مصنفہ عزیزہندی صاحب صفحہ ۳۱۴)۔ (رسالہ سوانح مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید افغانستان مرتب کردہ سید مسعود احمد ۲۰۰۰ء ۔ یہ رسالہ بصورت مسودہ خلافت لائبریری ربوہ میں موجود ہے)

☆......☆......☆......☆

احمدیوں کے بارہ میں حکومت افغانستان کے رویہ میں سختی اور مظالم اور تشدد کی کارروائیاں

افغانستان کے سمت جنوبی یعنی خوست، پکتیا اور ملحقہ علاقوں میں آباد اقوام مینگل، جدران ، چمکنی وغیرہ نے امیر امان اللہ خان کی آزاد پالیسیوں اور اصلاحات کو اپنے خیالات فرسودہ کے مطابق خلاف شریعت و قرآن قرار دے دیا اور امیر امان اللہ خان پر نہ صرف فتویٰ کفر لگایا بلکہ اپنے خیال میں اس کو قادیانی قرار دے دیا۔اس بغاوت کا سرغنہ مُلّائے عبداللہ مُلّائے لنگ اور اس کا داماد مُلّا عبدالرشید مُلّائے دبنگ تھے۔ انہوں نے سمت جنوبی کے دوسرے ملاؤں اور پیروں سے مل کر کھلم کھلا آتش فساد اور بغاوت بلند کر دی۔انہوں نے خوست کے احمدیوں کو بھی اس بغاوت میں شریک ہونے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی لیکن احمدیوں نے اپنے اس اصول کے تحت کہ حکومت وقت کے خلاف بغاوت کرنا ان حالات میں جائز نہیں اس میں شمولیت سے معذرت کر دی اور اس بغاوت سے الگ رہے۔اس پر باغیوں نے اس علاقہ کے احمدیوں کی جائیدادوں اور املاک کو لوٹا اور احمدیوں کو لتاڑا اور ان کو ایذائیں دینے لگے۔اس پر بہت سے احمدی برطانوی ہند کی طرف جانے پر مجبور ہو گئے۔باغیوں نے یہ بھی مشہور کر دیا کہ دراصل امیر امان اللہ خان خود بھی قادیانی ہے اس لئے احمدی اس کے خلاف بغاوت میں شریک نہیں ہوئے اور یہ کہ کابل میں احمدیوں کا مشن مولوی نعمت اللہ خان کی سرکردگی میں موجود ہے۔اگر امان اللہ خان قادیانی نہیں تو اسے چاہئے کہ چند احمدیوں کو قتل کروائے جیسا کہ اس کے باپ امیر حبیب اللہ خان اور دادا امیر عبدالرحمٰن خان نے قتل و سنگسار کروائے تھے۔

اس پر امیر امان اللہ خان نے سردار علی احمد جان کو نظر بندی سے نکال کر سمت جنوبی میں بغاوت رفع کرنے کے لئے بھجوایا۔ سردار علی احمد جان نے باغیوں سے گفت و شنید کی اور ان کی شرائط قبول کر لیں اور امیر امان اللہ خان نے بھی قرآن مجید کی قسم کھا کر یہ اقرار کیا کہ باغیوں کے لیڈروں کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔ چنانچہ وہ کابل جانے پر رضامند ہو گئے۔

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

امیر امان اللہ خان نے احمدیوں پر مظالم شروع کروا دیئے۔ چنانچہ پہلے تو ۱۹۲۴ء میں احمدی مبلغ مولوی نعمت اللہ خان کو سنگسار کروا کے شہید کروادیا۔ پھر دو اور احمدیوں مولوی عبدالحلیم صاحب اور قاری نور علی صاحب کو مورخہ ۱۰ر فروری ۱۹۲۵ء کو ایک ہی دن میں سنگسار کروادیا۔ خدا کے فضل سے ان تینوں نے احمدیت کی خاطر بڑی بہادری سے جان دی۔

اگرچہ اس وقت حضرت صاحبزادہ صاحب کا خاندان براہ راست ایذاء دہی سے بچا رہا لیکن آئندہ ان کو بھی ظلم و ستم کا شکار بننا پڑا جس کا ذکر آگے آئے گا۔

(عاقبة المکذبین حصه اول صفحه ۸۳ تا ۱۰۱ مصنفه قاضی محمد یوسف صاحب امیر صوبه سرحد)۔ (زوال غازی مصنفه عزیز ہندی صاحب صفحه ۴۳ و۲۳۸)۔(اخبار الفضل ۲۴ر فروری ۱۹۲۴ء صفحه ۱)۔(الفضل ۲۸ر فروری ۱۹۲۵ء)۔(اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور مورخه ۱۷ر فروری ۱۹۲۵ء)

☆......☆......☆......☆

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف شہیدؓ کے خاندان کے افغانستان سے نکلنے اور ہندوستان میں آنے اور قادیان کی زیارت کرنے کے حالات

اس بارہ میں اخبار الفضل رقمطراز ہے کہ جیسا کہ احباب کرام کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ احمدیت پر قربان ہونے والے شہید صادق حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب مرحوم کے دو صاحبزادے جن کے نام سید ابوالحسن صاحب و سید محمد طیب صاحب ہیں چند دن سے قادیان تشریف لائے ہیں جنہیں دیکھ کر خوشی اور مسرت کے جذبات کے ساتھ ان کے والد بزرگ کی شہادت کا واقعہ تازہ ہو جاتا اور اس سے خاص جوش پیدا ہوتا ہے۔ صاحبزادگان موصوف کے چہروں پر نجابت اور شرافت کے آثار نمایاں ہیں اور سلسلہ احمدیہ سے اخلاص اور محبت واضح طور پر مشاہدہ کی جا سکتی ہے۔

چونکہ ان کے والد بزرگ کی احمدیت کے لئے قربانی اور جانثاری کے واقعہ کے ساتھ جماعت احمدیہ کے پاک جذبات وابستہ ہیں۔ نیز ان کے اس وقت تک کے حالات زندگی بھی احمدیت کی خاطر ایثار اور قربانی کے بے نظیر واقعات سے مملو ہیں اس لئے ایڈیٹر الفضل نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر خواہش کی کہ وہ اپنے حالات مختصر طور پر بیان فرمائیں تا جماعت احمدیہ ان سے آگاہ ہو کر ایمانی لذت اور سرور حاصل کر سکے اور............ اس کے اندر جوش اور ولولہ پیدا ہو۔

ایک مختصر سی ملاقات میں بوساطت برادرم نیک محمد خان صاحب صاحبزادگان موصوف نے اپنے جو حالات بیان کئے وہ احباب کرام کے ازدیاد ایمان کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

صاحبزادہ سید احمد ابوالحسن قدسی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

"جب ہمارا خاندان امیر امان اللہ خان کے فیصلہ کے مطابق خوست آگیا اور زمینیں بھی واپس مل گئیں تو اس حالت میں چار سال کا عرصہ گزرا ہوگا کہ امیر امان اللہ خان کے خلاف بغاوت پھوٹ پڑی۔ ہم چونکہ حکومت کے خیر خواہ تھے اور سرکاری آدمیوں کے ساتھ علاقہ میں پھر کر بغاوت فرو کرنے کی کوشش کر رہے تھے اس لئے باغیوں نے ہماری عدم موجودگی میں ہمارے مکانات جلا دیئے اور باغات کاٹ ڈالے۔ لیکن چونکہ بغاوت احمدیت کے خلاف کی گئی تھی اور ہم احمدی مشہور تھے اس لئے حکومت نے سید میر اکبر صاحب سید ابوالحسن شیخ عبدالصمد صاحب اور امین گل صاحب کو پکڑ کر قید کر دیا۔ سات دن کے بعد موخر الذکر دو شخصوں کو تو رہا کر دیا گیا اور باقی کو قید رکھا گیا۔ ہم ۱۹ ماہ تک قید میں رہے۔ اس اثنا میں چونکہ درگئی کے علاقہ میں امن تھا کیونکہ اس علاقہ کے لوگ امیر کے حامی تھے اس لئے باقی ماندہ خاندان کو بھی اس علاقہ میں پہنچا دیا گیا۔

ان دنوں صاحبزادہ محمد طیب جان صاحب آزاد تھے۔ ان کی کوشش اور سعی سے خوست کے سربرآوردہ لوگوں نے حکومت کو اس قسم کی درخواست دی جو وہ پہلے بھی ہمارے بارہ میں حکومت کو کر چکے تھے۔ اس پر وزیر حربیہ نے ایک طرف تو یہ حکم لکھ دیا کہ ان کو رہا کر دیا جائے۔ دوسری طرف اس مقامی حاکم کو جس کی نگرانی میں ہمیں رکھا گیا تھا یہ لکھا کہ انہیں رہا نہ کرو بلکہ میرے پاس بھجوا دو، مَیں ان کو کابل لے جاؤں گا۔ اس حاکم کا نام گل محمد تھا۔ اور وزیر حربیہ نے یہ بھی ہدایت دی کہ صاحبزادہ محمد طیب جان اور صاحبزادہ عبدالسلام جان کو بھی گرفتار کر لو مع ان کے تمام خاندان کے۔

جب حاکم کو یہ دو متضاد حکم ملے تو اس نے صاحبزادہ محمد طیب جان سے کہا کہ مَیں وزیر حربیہ سے دریافت کرتا ہوں کہ ان دو مختلف باتوں کا کیا مطلب ہے، کس پر عمل کیا جائے۔ ان کا جواب آنے پر مَیں جواب دوں گا۔

یہ حالت دیکھ کر صاحبزادہ محمد طیب جان صاحب راتوں رات وہاں سے چل کر اپنے لواحقین کے پاس درگئی پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ ان کے بھائی صاحبزادہ عبدالسلام کی گرفتاری کے لئے تین فوجی سوار آئے ہوئے ہیں۔ اس پر انہوں نے تمام خاندان سمیت نکل کر کہیں اور جانے کی تیاری شروع کر دی۔ جو بھائی قید تھے انہوں نے بھی کہہ دیا تھا کہ ہمیں بحوالہ خدا کر کے کہیں دور چلے جاؤ۔

اس تجویز کے ماتحت رات کو بارہ بجے سید عبدالسلام صاحب مع سارے خاندان کے مکان کے ایک طرف سے نکل کھڑے ہوئے۔ اس وقت فوجی سوار مکان کے دوسری طرف تھے اور صاحبزادہ محمد طیب صاحب گھر کے سامان و اسباب کو سنبھال کر صبح ایک دوسرے راستہ سے روانہ ہوئے۔ جب ان تینوں سواروں کو ہمارے نکل جانے کا علم ہوا تو گاؤں کے نمبرداروں اور سربرآوردہ لوگوں کو لے کر ہمارے تعاقب میں چلے اور ایک مقام پر جس کا نام گریز ہے صبح کے وقت سب کو گرفتار کر لیا اور واپس گاؤں میں لے آئے۔ عورتوں اور بچوں کو تو ایک شریف آدمی جس کا نام بہرام خان تھا کی ضمانت پر چھوڑ دیا اور مردوں کو قید کر کے خوست کی چھاؤنی میں لے گئے۔

کچھ عرصہ کے بعد خوست کا حاکم بدل گیا اور اس کی جگہ دوسرا حاکم آگیا۔ اس پر ہم نے درخواست دی کہ ہم بے قصور ہیں ہمیں چھوڑ دیا جائے۔ اس پر اس نے ہماری مسل منگوائی جسے پڑھ کر اس نے کہا کہ صاحبزادہ عبدالسلام جان کو تو مَیں خود رہا کرتا ہوں باقی دو کی رہائی کے لئے حاکم اعلیٰ کو لکھ کر مسل اسے بھجوا دی۔ اس نے جواب بھجوا دیا کہ خوست کے لوگوں نے چونکہ احمدیت کی وجہ سے بغاوت کی تھی اور احمدیت کے باعث ان کو گرفتار کیا گیا تھا اس لئے ان کے متعلق خوست کے سرداروں سے مشورہ کیا جائے کہ ان کو رہا کر دیا جائے یا نہ۔ خوست کے سرکردہ لوگوں نے کہا کہ ہم ان کا کوئی قصور نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ خود شریف ہیں اور شریف زادے ہیں۔ انہوں نے کبھی حکومت کے خلاف کسی فساد میں حصہ نہیں لیا۔ اپنے باپ کے وقت سے حکومت کے خیر خواہ اور مددگار چلے آئے ہیں اس پر ہمیں رہا کر دیا گیا۔

اس کے بعد ایک ہفتہ ہی گزرا تھا کہ خوست کے گورنر نے حکم بھیج دیا کہ ان کو گرفتار کر کے کابل بھیج دیا جائے۔ اس پر سید ابوالحسن قدسی صاحب کو گرفتار کر کے خوست کی چھاؤنی میں لے گئے۔ وہاں حاکم ضلع نے حاضری کی ضمانت لے کر اس لئے رہا کر دیا کہ اپنے باقی بھائیوں کو بھی جا کر لے آؤ۔ سید ابوالحسن قدسی صاحب کے واپس آنے پر سارے خاندان نے مل کر مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ آخر یہ تجویز ہوئی کہ چونکہ ہمارے متعلق حکومت کی نیت بخیر نہیں معلوم ہوتی اس لئے ہمیں یہ ملک چھوڑ کر باہر چلے جانا چاہئے۔

چنانچہ ۲ر فروری ۱۹۲۶ء کو وہاں سے چل کر علاقہ بنوں میں جہاں اس خاندان کی اپنی جاگیر ہے پہنچ گئے۔ آخری دفعہ جب صاحبزادگان کو قید کیا گیا تھا تو اس کا علم ہونے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میاں نیک محمد صاحب غزنوی کو قادیان سے ان کے حالات دریافت کرنے کے لئے بھجوایا۔ اب جب سارا خاندان بنوں کے علاقہ میں آگیا تو حضور رضی اللہ عنہ نے ان کو خوش آمدید کہنے کے لئے نیک محمد خان صاحب غزنوی کو بنوں کے علاقہ میں بھجوایا۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ محمد عبداللطیف صاحب کے دو صاحبزادے سید ابوالحسن قدسی صاحب اور سید محمد طیب جان صاحب میاں نیک محمد خان صاحب کے ساتھ قادیان آگئے۔

۱۹۲۶ء میں خاندان کے وہ افراد جو افغانستان سے نکل کر بنوں کے علاقہ میں سرائے نورنگ مقام پر آئے ان میں حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب شہید کے خاندان کے مندرجہ ذیل ۱۳۔ افراد تھے:

(۱) صاحبزادہ سید محمد عبدالسلام جان صاحب (۲) صاحبزادہ سید احمد ابوالحسن قدسی صاحب (۳) صاحبزادہ سید محمد طیب جان صاحب (۴) اہلیہ محترمہ حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب شہید (جو صاحبزادہ محمد طیب جان کی والدہ تھیں) (۵) صاحبزادہ سید محمد ہاشم جان ابن صاحبزادہ سید محمد سعید جان شہید کابل (۶) اہلیہ سید محمد ہاشم جان صاحب (۷۔۸) سید محمد ہاشم جان صاحب کی دو بیٹیاں (۹۔۱۰) صاحبزادہ سید محمد عبدالسلام جان صاحب کے دو بیٹے جن کے نام سید ھبۃ اللہ اور سید حمایت اللہ ہیں (۱۱) ہمشیرہ صاحبہ حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب شہید (۱۲۔۱۳) ہمشیرہ صاحبہ کے دو بیٹے عبدالرب صاحب و عبدالقدوس صاحب۔

۱۹۲۶ء میں ان میں سے دو صاحبزادگان یعنی صاحبزادہ سید احمد ابوالحسن قدسی صاحب اور صاحبزادہ سید محمد طیب جان صاحب قادیان آ کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملے۔ ان کا بیان ہے کہ:

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پہلی ہی ملاقات کرنے پر حضور نے ہم پر اس قدر شفقت اور نوازش فرمائی ہے کہ ہمیں اپنی تمام تکالیف اور مصائب بھول گئے ہیں اور ہم حضور کے لطف و کرم کا شکریہ ادا کرنے سے اپنے آپ کو قطعاً قاصر پاتے ہیں۔ یہ ہماری انتہائی خوش قسمتی اور نیک بختی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اس ارض مقدس کی زیارت کا شرف بخشا جہاں سے ہمارے والد محترم نے نور حاصل کیا تھا اور جہاں ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی قدم بوسی سے مشرف ہوئے"۔

اس کے بعد اخبار الفضل تحریر کرتا ہے کہ:

"احباب کرام نے اس سرگزشت کو پڑھ کر اندازہ لگایا ہوگا کہ صاحبزادگان نے اپنے حالات بیان کرتے ہوئے اپنی ذاتی تکالیف کا بہت کم ذکر کیا ہے حالانکہ ان سے عرض کر دیا گیا تھا کہ چونکہ ان کے مصائب اور مشکلات جماعت کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہونگے اس لئے وہ افغانی حجاب کو قطع نظر کرتے ہوئے وضاحت سے ان کا ذکر کریں۔ بہر حال جس قدر حالات انہوں نے بیان کئے ہیں وہ بھی کوئی کم مؤثر نہیں ہیں۔ ان کی ہمت اور جرأت اور استقلال کا ثبوت ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ شہید مرحوم کے ان نونہالوں کو اپنے والد محترم کی شاندار یادگار بنائے اور ان برکات و فیوض سے بہرہ وافر بخشے جن کی خاطر انہوں نے اس قدر مشکلات اور تکالیف کا مردانہ وار مقابلہ کیا"۔ (ماخوذ از اخبار الفضل قادیان۔ ۲۶ر مارچ ۱۹۲۶ء ملخص)

☆......☆......☆......☆

باقی صفحه نمبر ۷ پر ملاحظه فرمائیں

خطبہ جمعہ

رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر ایک ایسی رات ہے جو اگر کسی کو نصیب ہو جائے تو اس کی ساری زندگی سے بہتر ہے

اپنے لئے، اپنی اولاد کے لئے دعا کریں کہ جب آخری وقت آئے تو نفس مطمئنہ حاصل ہو چکا ہو اور اللہ ہمیں اپنے بندوں میں اور اپنی جنت میں داخل فرمائے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۲۲؍دسمبر ۲۰۰۰ء ۲۲؍فتح ۱۳۷۹ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ . وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ . لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ. تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ . هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ (سورة القدر)

یہ رمضان مبارک کا آخری عشرہ ہے اور اسی عشرہ میں لیلۃ القدر بھی ایک رات آیا کرتی ہے اور وہ رات ایسی ہے کہ ساری زندگی کی راتوں سے بہتر ہے، جسے نصیب ہو جائے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ضروری ہے کہ کوئی خواب آئے اور خوابیں مجھے لکھتے رہتے ہیں۔ لیلۃ القدر کی رات خواب آنا ضروری نہیں ہے۔ دل کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ روح القدس نازل ہوتا ہے اور پھر ہمیشہ نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ اسی نسبت سے میں نے آج لیلۃ القدر کے متعلق بعض روایتیں اور بعض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات رکھے ہوئے ہیں۔

اس کا عام لفظوں میں سادہ ترجمہ یہ ہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کا ترجمہ ہے۔ یقیناً ہم نے اسے قدر کی رات میں اتارا ہے۔ اور تجھے کیا سمجھائے کہ قدر کی رات کیا ہے۔ قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ ہزار مہینے انسان کی ساری زندگی کے لئے ایک تمثیل کے طور پر پیش ہوا ہے۔ بکثرت نازل ہوتے ہیں اُس میں فرشتے اور روح القدس اپنے ربّ کے حکم سے ہر معاملہ میں سلام ہے۔ ہر معاملہ میں بکثرت نازل ہوتے ہیں اور ہر معاملہ میں سلامتی ہے۔ یہ دونوں معنے اپنی جگہ درست ہیں۔ یہ (سلسلہ) طلوعِ فجر تک جاری رہتا ہے۔

اب فجر سے کیا مراد ہے اور لیلۃ القدر کی خاص طور پر کیا چیز انسان کے پیش نظر رہنی چاہئے۔ اس سلسلہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کبائر سے بچنے والے کے لئے پانچ نمازیں، ایک جمعہ اگلے جمعہ تک اور ایک رمضان اگلے رمضان تک کفارہ ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ)

تو بعض لوگ جمعۃ الوداع میں کثرت سے آتے ہیں اور ایسے بھی آتے ہیں جنہوں نے کبھی ساری عمر نماز نہیں پڑھی تھی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ایک نماز جمعۃ الوداع کی ساری عمر کی نمازوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرما رہے ہیں کبائر سے بچے۔ پانچ نمازیں، ایک جمعہ اگلے جمعہ تک اور ایک رمضان اگلے رمضان تک کفارہ ہوتا ہے۔ پس یہ ساری نیکیاں وہ ہیں جو مسلسل ایک سال کرتے رہنا چاہئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آخری عشرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عبادت میں اتنی کوشش فرماتے تھے جو اس کے علاوہ دیکھنے میں نہیں آتی تھی۔ (صحیح مسلم کتاب الاعتکاف)۔

یہ کوشش دو طرح سے تھی ایک تو لیلۃ القدر کی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنی نمازوں میں بہت زیادہ احسان کا سلوک کرتے تھے اور اس طرح نمازیں پڑھتے تھے جیسے سامنے اللہ کھڑا ہوا ہو جسے دیکھ رہے ہوں۔ اور دوسرے یہ کہ کثرت سے صدقات عطا فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ عام دنوں میں بھی آنحضور ﷺ بے حد خیرات کرنے والے تھے مگر رمضان مبارک میں یوں لگتا تھا جیسے جھکڑ چل گیا ہو۔ بے انتہا خیرات فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت ہے آخری عشرہ میں داخل ہوتے تو کمر ہمت کس لیتے، اپنی راتوں کو زندہ کرتے اور گھر والوں کو بیدار فرماتے۔

(بخاری۔ کتاب فضلِ لَیلَۃ القَدر)

اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپؐ کا کیا خیال ہے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ کونسی رات "لیلۃ القدر" ہے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں؟۔ آپؐ نے فرمایا: تم یوں دعا کرنا: اے میرے خدا تُو بخشنے والا ہے، بخشش کو پسند کرتا ہے، "اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي" پس مجھے بخش دے، میرے گناہ معاف فرما دے۔ (ترمذی۔ کتاب الدعوات)

اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

"اگرچہ مسلمانوں کے ظاہری عقیدہ کے موافق لیلۃ القدر ایک متبرک رات کا نام ہے مگر جس حقیقت پر خدا تعالیٰ نے مجھ کو مطلع کیا ہے وہ یہ ہے کہ علاوہ ان معنوں کے جو مسلّم قوم ہیں لیلۃ القدر وہ زمانہ بھی ہے جب دنیا میں ظلمت پھیل جاتی ہے اور ہر طرف تاریکی ہی تاریکی ہوتی ہے۔ تب وہ تاریکی بالطبع تقاضا کرتی ہے کہ آسمان سے کوئی نور نازل ہو۔ سو خدا تعالیٰ اس وقت اپنے نورانی ملائکہ اور رُوح القدس کو زمین پر نازل کرتا ہے اُسی طور کے نزول کے ساتھ جو فرشتوں کی شان کے ساتھ مناسبِ حال ہے۔ تب رُوح القدس تو اس مجدّد اور مصلح سے تعلق پکڑتا ہے جو اجتباء اور اصطفاء کی خلعت سے مشرف ہو کر دعوتِ حق کے لئے مامور ہوتا ہے اور فرشتے ان تمام لوگوں کو پکڑتے ہیں جو سعید اور رشید اور مستعد ہیں اور ان کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں اور نیک توفیقیں ان کے سامنے رکھتے ہیں۔ تب دنیا میں سلامتی اور سعادت کی راہیں پھیلتی ہیں اور ایسا ہی ہوتا رہتا ہے جب تک دین اپنے کمال کو پہنچ جائے جو اس کے لئے مقدر کیا گیا ہے"۔ (شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۱۳، ۳۱۴)

ان نصائح کے بعد آج لیلۃ القدر کے زمانہ میں جو خاص طور پر لیلۃ القدر کے دکھانے کا

آخری عشرہ ہے اس میں مَیں آپ کو ایک قرآن کریم کی خوشخبری کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور جس کو مَیں نے اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے اور ہمیشہ قرآن کی اس آیت کی زبان میں مَیں نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنی اولاد در اولاد کے لئے مسلسل دعا کرتا رہتا ہوں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ آپ بھی اس کو اپنائیں اور میرے لئے بھی یہی دعا کریں جو دراصل انجام بخیر کی دعا ہے۔ کیونکہ انسان کا تو پتہ نہیں کس وقت کون نکل جائے۔ کسی کی بیوی پہلے فوت ہو جاتی ہے کسی کا خاوند پہلے فوت ہو جاتا ہے۔ موت تو بہرحال مقدر ہے بعض بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں اس کی حکمتیں بھی قرآن کریم نے بیان فرمائی ہیں۔

یعنی لیلۃ القدر کے آخری دنوں میں جو مَیں تحفہ آپ کو پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ دعا ہے قرآن کریم کی، ایک خوشخبری ہے۔ ﴿یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ﴾ ۔﴿یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ﴾ اے نفس مطمئنہ جس سے اللہ راضی ہوا اور جو اللہ سے راضی ہوئی۔﴿اُدْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ﴾۔ میرے بندوں میں داخل ہو جا ﴿وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ﴾ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

یہ جو دعا ہے قرآن کریم میں یہ ایک خوشخبری ہے نیک بندوں کے لئے کہ ان کی روح آخر پہ جب نکلے گی تو اللہ تعالیٰ یہ خطاب فرما رہا ہو گا۔ بعض لوگوں کی روح تو ایسے نکلے گی جسے شیطان نے اپنا لیا ہو اس کے نکلنے کا اور قصہ جو بڑا بھیانک ہے بیان ہوا ہے۔ لیکن یہ خدا کے ان بندوں کی روح نکلنے کا معاملہ ہے جنہیں آخری وقت میں اللہ تعالیٰ یہ خوشخبری دیتا ہے۔ پس اگر کوئی بچہ پہلے فوت ہو جائے، بیوی یا خاوند جو بھی ہو یہ دعا ضرور کرنی چاہئے اور یہی آج کا میرا آخری تحفہ ہے ﴿یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً﴾ کہ اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ ﴿رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً﴾ تو اس سے راضی ہے وہ تجھ سے راضی ہے ﴿فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ﴾۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

اب اس آیت کریمہ میں ایک بہت ہی لطیف بات یہ بیان ہوئی ہے کہ روح کو نہ مؤنث قرار دیا ہے اور نہ مذکر۔ پس لوگوں نے جو فرضی جنت کا تصور بنایا ہوا ہے یعنی مذکر بھی ہونگے بعض مؤنثیں بھی ہونگی لیکن یہ تمثیلات ہیں۔ اس آیت کریمہ میں غور کرنے سے یہ بات خوب کھل جائے گی۔ اَیَّتُهَا عورت کو خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ پس روح کو خطاب عورت کا کیا ہے اور بعد میں اسے مذکر ظاہر کیا ہے۔ پس یہ ایسی تشریحات ہیں کہ بیان کئے بغیر آپ کو پوری بات سمجھ نہیں آئے گی۔ ﴿یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ﴾ اے نفس مطمئنہ یا روح۔ ﴿اِرْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً﴾ اپنے رب کی طرف آ جا کہ تو راضی ہے اپنے رب سے اللہ تجھ سے راضی ہے۔ ﴿فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ﴾ اب یہ عِبَاد کا لفظ تو مردانہ ہے۔ یہاں اس روح کو جس کو پہلے مؤنث کے طور پر بیان فرمایا گیا ہے اس کو ایک مرد کے طور پر مخاطب فرمایا ہے۔ ﴿فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ﴾ تو میری درخواست یہ ہے کہ اپنے لئے بھی، اپنی اولادوں کے لئے بھی، پہلے گزرنے والوں کے لئے، آئندہ آنے والوں کے لئے سب کے لئے یہ دعا خاص طور پر مدنظر رکھا کریں۔ اور اس عاجز کے لئے آپ بھی یہی دعا کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بندوں میں داخل فرمائے اور اپنی جنت میں داخل فرمائے۔

لمبا عرصہ خدمات دینیہ سرانجام دینے والے مخلص اور فدائی مربی سلسلہ

محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

بڑے دکھ اور افسوس کے ساتھ احباب جماعت تک یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے قدیمی، مخلص اور لمبا عرصہ خدمات بجا لانے والے مربی سلسلہ محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مورخہ ۷/جنوری ۲۰۰۱ء بروز اتوار، رات گیارہ بجے بعمر ۷۹ سال لاہور میں انتقال فرماگئے۔

۸/جنوری صبح چار بجے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ محترم مولانا موصوف کو کافی عرصہ سے دل کی تکلیف تھی۔ اس سے پہلے دل کے دو حملے ہو چکے تھے۔ اپنے نواسے کی شادی کے سلسلہ میں ربوہ سے لاہور تشریف لے گئے تھے جہاں اچانک دل کا تیسرا حملہ ہوا جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور اپنے آسمانی آقا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن.

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے کئی شعبہ جات میں ایک لمبا عرصہ تک خدمات بجا لاتے رہے۔ آپ ۲۵/ستمبر ۱۹۲۲ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم میاں سراج الدین صاحب نے ۱۹۱۶ء میں احمدیت قبول کی۔ آپ نے مدرسہ احمدیہ، جامعہ احمدیہ، جامعہ واقفین قادیان اور جامعۃ المبشرین میں تعلیم حاصل کی۔ اس کے علاوہ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل اور پھر بی اے کی ڈگری بھی حاصل کی۔ آپ کی پہلی تقرری بطور مبلغ گولڈ کوسٹ (موجودہ غانا) میں ہوئی جہاں ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۵ء تک رہے۔ پھر چار سال تک دفتر تبشیر ربوہ میں کام کیا۔ ۱۹۵۹ء تا ۱۹۷۰ء تین سال بطور مربی اور آٹھ سال بطور امیر و مشنری انچارج غانا خدمات سرانجام دیں۔ نیز ۱۹۶۵ء تا ۱۹۷۰ء بطور زونل انچارج مربی افریقہ زون خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۷۰ء تا ۱۹۷۲ء حدیقۃ المبشرین کے پہلے سیکرٹری رہے۔ ۱۹۷۲ء تا ۱۹۷۵ء دوبارہ غانا میں امیر و مربی انچارج کے فرائض انجام دئے۔ ۱۹۷۵ء تا ۱۹۷۷ء سیکرٹری مجلس نصرت جہاں رہے۔ ۳۱/اگست ۱۹۷۷ء کو واشنگٹن تشریف لے گئے۔ ۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۰ء بطور مربی ویسٹ کوسٹ امریکہ کام کیا۔ ۱۹۸۱ء تا دسمبر ۱۹۸۳ء بطور مربی انچارج امریکہ کے خدمات سرانجام دیں۔ اپریل ۱۹۸۴ء تا اگست ۱۹۸۵ء وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ اور اگست ۱۹۸۵ء تا دسمبر ۱۹۸۵ء بطور قائم مقام پرنسپل کے خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو جرمنی میں بھی بطور مربی انچارج لمبا عرصہ کام کرنے کا موقع ملا۔ ۱۹۹۸ء میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ریٹائر ہو گئے۔

آپ نہایت جید عالم، پرجوش مقرر اور بہترین مصنف تھے۔ آپ کو ایشیا، افریقہ، امریکہ اور یورپ یعنی چار براعظموں میں بھرپور خدمت کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ جہاں بھی گئے اور جس ملک میں رہے وہاں کے حالات کے مطابق قلمی جہاد میں بھی حصہ لیا۔ آپ کی خدمات کے نتیجے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے آپ کو داد تحسین سے نوازا جو آپ کے لئے یقیناً ایک قیمتی سرمایہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

آپ کی اولاد میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے۔ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

بیلا بوتیک پر پھر سے
گرینڈ سیل ــــــ گرینڈ سیل ــــــ گرینڈ سیل
۲۹/جنوری سے ۱۴/فروری تک
ہر طرح کے ملبوسات پر 30% سے 60% تک رعایت
نیز بے شمار نئے، سستے، ان سلے تھری پیس سوٹ
ضرورت درزی:۔ فرانکفورٹ میں ایک ماہر درزی کی ضرورت ہے جو ہر طرح کے زنانہ کپڑے سینے جانتا ہو
Tel: 069-24279400 E-mail: BELAboutique@aol.com
Kaiser Str. 64 - Laden 29
Frankfurt Bahnhof سے صرف تین منٹ کے پیدل فاصلے پر

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ
سلامی اور شنکن
(SALAMI & SHINKEN)
عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون
احمد برادرز
خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواهشمند حضرات بذریعه ٹیلیفون فری سروس سے فائده اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازه مال حاصل کر سکتے هیں
آج هی رابطه کیجئے
CH.IFTIKHAR & BROTHERS
TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

بقیہ: حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیفؓ شہید کا خاندان واقعہ شہادت کے بعدان کے مصائب و مشکلات
از صفحہ نمبر ۴

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف شہیدؓ کے صاحبزادہ سید محمد طیب جان کا ایک خواب۔ ۔مبایعین حق پر ہیں۔

(ترجمہ از فارسی): ۳۱/مارچ ۱۹۲۶ء کی رات کو میں شہر پشاور میں سویا ہوا تھا۔ مَیں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا کہ حضور جنوب کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہیں اور حضور کے ارد گرد تمام افغان لوگ ہیں جن میں بعض بیٹھے ہیں اور بعض کھڑے ہیں اور حضورؑ کے سامنے ہم تینوں بھائی عبدالسلام و احمد ابوالحسن و محمد طیب بیٹھے ہوئے ہیں۔ مگر سب سے زیادہ حضورؑ کے قریب ابوالحسن صاحب ہیں جو کہ اس وقت قادیان میں سکونت پذیر ہیں بیٹھے ہیں۔ اسی اثناء میں ہم تینوں نے حضورؑ سے بیعت کی درخواست کی مگر حضور نے فرمایا کہ مَیں نے ایک اور شخص کو تمہاری بیعت لینے کی اجازت دی ہے۔ اس پر ہم نے فوراً ان افغانوں سے کہا کہ تم اردو میں حضورؑ کی خدمت میں ہماری طرف سے عرض کرو کہ ہم حضور کی بیعت کو مقدس سمجھتے ہیں۔ یہ کہنے پر حضور نے ہمیں اردو میں ہی جواب دیا کہ میری اورا س شخص کی بیعت میں کوئی فرق نہیں۔ اس وقت فوراً میری زبان سے یہ نکلا کہ اس شخص سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں۔ پھر ہم خاموش ہو گئے۔ اسی اثنا میں ان افغانوں میں سے جو حضور کی خدمت میں حاضر تھا ایک نے آنحضورؑ کا نام مبارک صرف ان الفاظ میں لیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اس کے سوا کچھ نہ کہا۔ اس کے کہنے سے مجھے پختہ یقین ہو گیا کہ آنحضرتؑ اس پر راضی ہیں حالانکہ آپ نے اس شخص کی طرف غور سے بھی دیکھا۔

مَیں خواب ہی میں اپنے دل میں کہتا ہوں کہ حضور پر درود پڑھنے پر حضور کے خاموش رہنے اور منع نہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب اور صاحبزادہ سیف الرحمٰن پشاوری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کے انکار کی وجہ سے غلطی پر ہیں کیونکہ درود رسولوں اور انبیاءؑ پر کہنے کی سنت ہے"۔

(محمد طیب احمد بقلم خود۔ یوم چہارشنبہ ۳۱/مارچ ۱۹۲۶ء بمطابق ۱۶/رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ) (اخبار الفضل مئی ۱۹۲۶ء)

☆......☆......☆......☆

صاحبزادہ سید محمد طیب جان کی سرائے نورنگ ضلع بنوں کو واپسی اور صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی کا تعلیم دین کی غرض سے قادیان میں قیام

اخبار الفضل لکھتا ہے:

"صاحبزادہ سید محمد طیب صاحب ابن حضرت مولوی عبداللطیف صاحب شہید واپس تشریف لے گئے ہیں کیونکہ گھر کا انتظام و دیگر کاروبار انہی کے سپرد ہے۔ ان کے دوسرے بھائی صاحبزادہ سید ابوالحسن صاحب حصول تعلیم کی غرض سے ٹھہر گئے ہیں"۔

(اخبار الفضل قادیان ۳۰/مارچ ۱۹۲۶ء)

☆......☆......☆......☆

محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت صاحبزادہ محمد عبداللطیف شہیدؓ کا انتقال

اخبار الفضل قادیان ۱۲/نومبر ۱۹۳۹ء کو رقمطراز ہے کہ:

"یہ خبر نہایت رنج وافسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت سید عبداللطیف صاحب شہید کابل کی اہلیہ محترمہ جن کا نام شاہجہان بی بی تھا یکم نومبر بعد نماز عصر تین ماہ کے قریب علیل رہ کر انتقال فرما گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نہایت مخلص اور پرجوش احمدی تھیں۔ جب حضرت سید عبداللطیف صاحب کی شہادت کا نہایت دلدوز اور روح فرسا واقعہ سرزمین کابل میں وقوع پذیر ہوا تو انہوں نے اس وقت نہایت استقلال اور صبر کا نمونہ دکھایا اور اس کے بعد اپنی چھوٹی بڑی سب اولاد کو احمدیت کی تعلیم دینے اور اس کی صداقت پر پختہ کرنے میں منہمک ہو گئیں اور باوجود اس کے کہ حکومت کے علاوہ خاندان کے بعض بزرگ بھی ہر رنگ میں دکھ اور تکالیف پہنچانے اور مخالفت کرنے میں کمی نہ کرتے تھے مرحومہ ہر موقعہ پر یہی فرماتیں کہ اگر احمدیت کی وجہ سے میرے چھوٹے چھوٹے بچے اور میں خود بھی قتل ہو جاؤں تو اس پر خدا تعالیٰ کی بے انتہا شکر گزار ہونگی اور بال بھر بھی اپنے عقائد میں تبدیلی نہ کروں گی۔ مرحومہ کے اس عزم و استقلال کے مقابلہ میں مصائب و آلام کے کوہ گراں آئے لیکن خدا کے فضل سے پرکاہ کی طرح اڑ گئے اور وہ اپنے مدعا میں کامیاب ہو گئیں۔ چنانچہ حضرت سید عبداللطیف صاحب شہید کے خاندان میں خدا کے فضل سے احمدیت پختہ ہو گئی اور ان کی ساری اولاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ قابل رشک اخلاص و محبت رکھتی ہے۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پوری پوری پابند تھیں۔ انہوں نے اپنے ورثہ کے 1/3 حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ ۱۹۲۶ء میں جب سے یہ خاندان خوست سے سرحد میں آیا ہر سال سالانہ جلسہ پر تشریف لاتی تھیں۔ بیماری کی حالت میں بھی ان کی خواہش تھی کہ قادیان پہنچیں اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہوں۔

ہم حضرت سید عبداللطیف صاحب مرحوم کے خاندان کی اس بزرگ خاتون کے انتقال پر تمام خاندان سے نہایت ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب کے بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز یہ بھی تحریک کرتے ہیں کہ احباب نماز جنازہ پڑھ کر محترمہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں"۔ (اخبار الفضل ۱۲/نومبر ۱۹۳۹ء)

☆......☆......☆......☆

ہمارے استاد سید ابوالحسن قدسی صاحب

خدا کے فضل سے قادیان میں قیام کے دوران صاحبزادہ سید ابوالحسن قدسی صاحب نے دینی تعلیم حاصل کی، اردو سیکھی اور اس میں تحریر کا ملکہ پیدا کیا۔

بعد ازاں مدرسہ احمدیہ قادیان و جامعہ احمدیہ قادیان اور تقسیم ہند کے بعد احمد نگر میں بھی استاد کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ پاکستان میں انتقال کیا اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی شادی حضرت مولانا عبدالماجد بھاگلپوری کے خاندان میں کروادی تھی۔ خدا کے فضل سے آپ صاحب اولاد ہوئے۔

☆......☆......☆......☆

مصادر و منابع کے حوالہ جات

(۱) تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰۔
(۲) قلمی مسودہ بہ روایت سید محمد نور صاحب ۱۹۴۷ء۔
(۳) اخبار الفضل قادیان۔
(۴) عاقبۃ المکذبین حصہ اول۔ سن اشاعت ۲۰/اکتوبر ۱۹۳۶ء۔ مطبوعہ در اللہ بخش سٹیم پریس، قادیان۔
(۵) کتاب "زوال غازی" مصنفہ عزیز ہندی صاحب۔
(۶) A History of Afghanistan by Brig.Gen.Sir Percy Sykes.
(۷) اخبار پائنیر، الہ آباد یوپی ہندوستان۔
(۸) اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور۔
(۹) تاریخ احمدیہ افغانستان بہ زبان پشتو بہ صورت مسودہ مصنفہ سید محمود احمد افغانی۔ (خلافت لائبریری میں موجود ہے)
(۱۰) Under The Absolute Amir by Frank Martin.

بقیہ: کابل رب ذوالجلال کے غضب کی زد میں
از صفحہ نمبر ۱۶

کو جلد از جلد مکمل کر کے سیاحوں کے لئے میوزیم کھول دیا جائے گا۔

کابل میوزیم کے علاوہ کابل شہر کے اندر آرشیف ملی (نیشنل آرکائیوز) کے نام سے بھی ایک عجائب گھر موجود ہے جس میں افغانستان سے متعلق تاریخی اشیاء اور نوادرات رکھے گئے ہیں۔ لیکن یہ عجائب گھر بھی عام لوگوں کے لئے بند ہے۔ یہ عمارت رنگ و روغن اور طرز تعمیر کے لحاظ سے قابل دید ہے۔ اور مکمل و محفوظ حالت میں موجود ہے۔ اب اس عمارت کو تالے لگا کر اس کے باہر مسلح پہریدار بٹھا دئے گئے ہیں۔ آرشیف ملی کے انچارج نے وزارت ثقافت کی خصوصی اجازت پر "ندائے ملت" کی ٹیم کو عمارت کے مختلف حصے دکھائے مگر اس کا سامان بھی مختلف کمروں میں بند پڑا ہے"۔

انہی نامہ نگار حضرات نے افغانستان کے ذرائع ابلاغ کی نہایت مایوس کن اور ناگفتہ بہ صورتحال اور تاریک مستقبل کا تذکرہ درج ذیل الفاظ میں کیا ہے:۔

"افغانستان میں اس وقت کوئی ٹیلی ویژن سنٹر فعال نہیں ہے اور نہ افغانستان میں ٹی وی نشریات دیکھی جا سکتی ہیں۔ اسلامی امارات نے سرکاری طور پر ٹی وی دیکھنے اور رکھنے پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ البتہ وزارت اطلاعات کے زیر انتظام کچھ ریڈیو سٹیشن فعال ہیں اور محدود تعداد میں سرکاری اخبارات بھی شائع ہوتے ہیں۔ ملک کے ۱۳ صوبوں میں ریڈیو سٹیشن فعال ہیں جن میں قندھار، کندوز، بلخ، بغلان، جوزجان، بادغیس، ہرات، فراہ، جمروز، ہلمند، خوست، ننگرہار اور کابل شامل ہیں، جبکہ باقی صوبوں میں باقاعدہ نشریات نہیں ہیں۔ ریڈیو سے زیادہ تر خبریں، تبصرے، زرعی و تجارتی، دینی پروگرام اور جنگی ترانے نشر کئے جاتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات انگریزی اور عربی میں بھی کچھ پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ شام ساڑھے سات بجے پشتو اور آٹھ بجے فارسی زبان میں خصوصی خبرنامہ جبکہ ۹ اور ۱۰ بجے رات معمول کی خبریں نشر ہوتی ہیں۔ ریڈیو پر موسیقی کا کوئی پروگرام نشر نہیں ہوتا۔

افغانستان میں نجی سطح پر اخبارات اور جرائد شائع کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ مختلف اخبارات و جرائد وزارت اطلاعات کے زیر انتظام جاری ہوتے ہیں۔ روزنامہ انیس، ہیواد اور انگریزی اخبار کابل ٹائمز پچھلے ادوار کے اخبارات ہیں جو اب سرکاری تحویل میں شائع ہوتے ہیں۔ طالبان حکومت کے قیام کے بعد یہاں سے روزنامہ شریعت اور ماہنامہ عربی مجلّہ "الاطالبان" بھی جاری کیا گیا ہے۔ ہیواد، انیس اور شریعت فارسی اور پشتو دونوں زبانوں میں مشترکہ طور پر شائع ہوتے ہیں۔ یہ اخبارات اگرچہ روزنامے ہیں مگر بجٹ کی کمی کے باعث ہفتے میں ایک دو روز ہی شائع ہوتے ہیں۔ کابل ٹائمز میگزین کا ماہانہ افغانستان ٹوڈے مالی مشکلات کی وجہ سے بند ہے"۔ (صفحہ ۵۰)

☆......☆......☆......☆

مَیں اگر سوختہ ساماں ہوں تو یہ روز سیاہ
خود دکھایا ہے مرے گھر کے چراغاں نے مجھے

روسی ایٹمی آبدوز "Kurks" کی غرقابی
ایک تجزیہ

(زبیر خلیل خان۔ جرمنی)

Interfax خبررساں ایجنسی کے مطابق ۱۲راگست ۲۰۰۰ء کو Barents سمندر میں ڈوبنے والی روسی ایٹمی آبدوز "Kurks" کے ذریعہ دراصل نئے تیار شدہ ہتھیاروں کا تجربہ کیا جارہا تھا۔ یہ اعلان اس سرکاری کمیشن کے ایک رکن نے کیاہے جوکہ حکومت نےKurks کی غرقابی کی وجوہات معلوم کرنے کے لئے قائم کیا تھا۔ واضح رہے کہ آبدوز کی اس غرقابی کی وجہ سے عملہ کے ۱۱۸۔ارارکین بھی ہلاک ہوگئے تھے۔

تحقیقاتی کمیشن کے اس رکن نے جس کا نام Zhekov ہے مزید تفصیلات بتانے سے انکار کردیاہے اور کہاہے کہ دیگر تفصیلات چونکہ فوجی راز ہیں لہذا انہیں افشاء نہیں کیا جا سکتا۔ مسٹر Zhekov روس کے انتہائی مشرقی علاقہ میں واقع Primorye ریجن کی مقننہ کمیٹی کے صدر ہیں اور روس کی بحری افواج کے سابقہ افسر ہیں۔ ان کے بیان کے مطابق یہ حادثہ اس وقت پیش آیا تھا جب کہ ایٹمی آبدوز سطح سمندر پر نمودار ہونے کے لئے بلندی حاصل کر رہی تھی۔ اس وقت وہ کسی بیرونی شے سے ٹکرائی۔ تاہم اس وقت اس ایٹمی آبدوز سے نیا تیار شدہ میزائل یا تارپیڈو داغا گیا تھا اور یہ ایٹمی آبدوز اس وقت اسی سمندر میں کی جانے والی بحری مشقوں میں حصہ لے رہی تھی۔ مسٹر Zhekov کے بیان کے مطابق مشقوں میں حصہ لینے والے ایک اور بحری جہاز کو بھی نقصان پہنچاہے۔

روسی سرکاری کمیشن کی طرف سے جاری کردہ متذکرہ بالا بیان پر مختلف ممالک کے ماہرین نے تبصرہ کیاہے۔ بعض تجزیئے بھی کئے گئے ہیں تاہم سب سے گہرا تجزیہ NATO کے ماہر مسٹر Steve کاہے۔

مسٹر Steve کے تجزیہ کے مطابق روسی ایٹمی آبدوز "Kurks" کسی بیرونی شے سے قطعاً نہیں ٹکرائی بلکہ بحری مشقوں کے دوران جب نیا تیار شدہ تارپیڈو داغا گیا تو اس تارپیڈو کے داغنے میں کوئی ایسی غلطی کی گئی کہ وہی داغا گیا تارپیڈو دوبارہ اسی ایٹمی آبدوز کو جالگا۔ اور پھر دھماکہ کی وجہ سے آبدوز میں موجود بقیہ پانچ تارپیڈو کو آگ لگ گئی اور پھر یہ تمام دھماکے آبدوز کی غرقابی کا سبب بن گئے۔

اپنے تجزیہ کے حق میں دلائل دیتے ہوئے مسٹر سٹیو(Mr.Steve) نے واضح کیا کہ ایٹمی آبدوز "Kurks" کا کنٹرول ہیڈکوارٹر سے آخری رابطہ اس وقت ہوا تھا جب اس نے اس نئے تیار شدہ تارپیڈو کو فائر کرنے کی اجازت مانگی تھی۔ اب جو تارپیڈو ایٹمی آبدوز سے داغا گیا وہ ایک نئی قسم کا تارپیڈو تھا اور اس تارپیڈو کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنی باڈی کے اردگرد گیسوں کی ایک دیوار بنالیتا ہے۔ گیسوں کی یہ دیوار تارپیڈو اور پانی کے درمیان Friction نہیں ہونے دیتی اور تارپیڈو بہت زیادہ رفتار کے ساتھ ہدف کی طرف جاتاہے۔ اس تارپیڈو کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کو فائر کرنے کے بعد اس پر قابو نہیں پایا جاسکتا اور اگر کوئی غلطی ہو جائے تو اس غلطی کا مداوا ممکن نہیں۔ جبکہ تمام تارپیڈو میں ایسی خصوصیات نہیں ہوتیں۔ اب کچھ ایسی غلطی "Kurks" کے عملہ سے ہوئی جس کی بدولت اس ایٹمی آبدوز سے داغا گیا یہ تارپیڈو واپس اسی کو آلگا۔ واضح رہے کہ جب تارپیڈو نشانہ پر لگتاہے تو وہ اپنی ذات میں کسی ٹھوس چیز یا ہدف کو ہٹ(Hit) نہیں کرتا بلکہ ہدف کے نزدیک ایک دھماکہ سے پھٹتاہے۔ اب اس دھماکہ سے پھٹنے کی وجہ سے اردگرد پانی کا خوفناک پریشر بنتاہے اور پھر یہ پریشر ہدف کو نقصان پہنچاتاہے۔ اپنے تجزیہ کے حق میں دلائل دیتے ہوئے Mr.Steve نے اس ضرب کا بھی ذکر کیاہے جس کی وجہ سے آبدوز کے Hull کے نزدیک ۱۰ میٹر قطر کا حصہ تباہ ہوا ہے۔ ان کے تجزیہ کے مطابق آبدوز کا یہ حصہ تارپیڈو کے دھماکہ کی وجہ سے ہی تباہ ہوا ہے اور یہ ضرب صرف تارپیڈو کی ہی ہو سکتی ہے کسی دوسری آبدوز یا بحری جہاز کی ہو ہی نہیں سکتی۔

مزید برآں انہوں نے اس سازوسامان کا بھی حوالہ دیاہے جوکہ روسی بحریہ کو Nato نے دے رکھاہے۔ اس سازوسامان میں ایسے آلات بھی ہیں جوکہ دھماکہ کی آوازوں کو ریکارڈ کرتے ہیں۔ ان آلات کی ریکارڈنگ کے مطابق یہ دھماکہ تارپیڈو کا ہی ہے۔ اسی طرح ناروے ملک کے Seismologists مانیٹرنگ اسٹیشن کے ریکارڈ کے مطابق جب ایٹمی آبدوز "Kurks" ڈوبی تو دو دھماکے ریکارڈ کئے گئے۔ پہلا دھماکہ ۱۲راگست کو 0730 GMT پر ہوا جوکہ ریکٹر سکیل پر 1.5 طاقت کا تھا۔ کچھ ہی دیر بعد ایک اور طاقتور دھماکہ ہوا جوکہ 3.5 طاقت کا تھا۔ یہی رپورٹ ۱۸راگست ۲۰۰۰ء کے رسالہ (Weekly Janes Defence) میں بھی چھپی ہے۔

Mr.Steve کے مطابق پہلا دھماکہ پہلے تارپیڈو کا تھا جبکہ دوسرا دھماکہ بقیہ پانچ تارپیڈو کا تھا جوکہ ایٹمی آبدوز کے اندر تھے۔

واضح رہے کہ ریکارڈ کئے گئے وقت کے دوران کسی دوسرے جہاز کی ٹکر یا تارپیڈو / میزائل داغنے کی آواز نہیں ملی۔

روسی حکام کسی صورت میں بھی یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ یہ حادثہ ایٹمی آبدوز کے عملہ کی غلطی سے ہواہے۔ وہ تمام تر الزام کسی دوسرے کے سر تھوپنا چاہتے ہیں۔ یہاں تک کہ عملہ میں جو دو چیچنیا کے اراکین تھے اُن کے بارے میں بھی تفتیش جاری ہے۔ کبھی کسی دوسرے جہاز کی موجودگی کا حوالہ دیا جاتاہے اور کبھی یہ کہا جاتاہے کہ تارپیڈو یا میزائل کسی دوسری جگہ سے فائر کیا گیا تھا۔ Mr.Steve کے تجزیہ کے مطابق یہ تمام قیاس آرائیاں ہیں۔

۲۰۰۱ء میں جب روسی حکام "Kurks" کو باہر نکالیں گے اور کھلی تحقیق ہوگی تو وہ خود بخود اس بات کو تسلیم کرلیں گے کہ یہ حادثہ عملہ کی غلطی سے ہوا تھا اور "Kurks" کی غرقابی میں اس کی اپنی چلائی ہوئی تارپیڈو کا ہی ہاتھ نکلے گا۔

(حوالہ: The mistery of Kurks Submarine. http://www. Matria Games.com/ubb/forum 23. html/000239)

سائنس کارنر

(مرتبہ: ہدایت زمانی۔ لندن)

ایک عرصہ سے سائنس دان اس بات کا اظہار کرتے چلے آرہے ہیں کہ مریخ کی سطح پر ایسے شواہد موجود ہیں جن سے اس سیارہ پر زندگی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں Mars Global Surveyor جو گزشتہ ایک سال سے مریخ کے گرد چکر لگارہاہے اور جس نے زمین پر مریخ کی سطح کی تصاویر بھجوائی ہیں بہت کارآمد ثابت ہواہے کیونکہ ان تصاویر سے مریخ کے بعض حصوں پر تنگ گھاٹیوں کی نشاندہی ہوتی تھی۔ جس سے اس بات کا قیاس لگایا جارہاہے کہ کبھی وہاں پانی بہتا تھا۔ اور بعض ایسی جگہیں بھی دکھائی دی ہیں جن کے متعلق اندازلگایا جارہاہے کہ وہ کسی وقت سمندر یا جھیل تھیں۔

(یہ دریافت اس لحاظ سے بھی بہت اہم ہے کیونکہ اگر وہاں کسی زمانہ میں پانی موجود تھا جو اب خشک ہو گیا ہے تو وہاں سے Fossils یعنی جانورروں کے ڈھانچے ملنے کی امید ہے)

مریخ کا درجہ حرارت نقطۂ انجماد سے بہت نیچے یعنی منفی ۵۳ درجہ سنٹی گریڈ ہوتاہے۔ اس لئے اس بات کا بھی امکان ہے کہ مریخ کی سطح کے نیچے پانی منجمد صورت میں موجود ہو مگر دن کے وقت یہ درجہ حرارت زیادہ سے زیادہ ۲۷ سنٹی گریڈ بھی ہو جاتاہے۔

ناسا کی خلائی ایجنسی ۲۰۰۳ء اور ۲۰۰۵ء میں مریخ پر خلاباز بھیجنے کا پروگرام بنارہی ہے۔ جو مریخ پر جانے کے لئے خلائی طیارہ بیگل۔۲(Beagle-2) تیار کر رہا تھا اس نے اس ارادے کا اظہار کیاہے کہ وہ اب خلائی طیارہ کا روٹ تبدیل کرکے مریخ کے ان حصوں پر پہنچے گا جن کا ناسا نے اعلان کیاہے۔ اس خلائی طیارے کے پراجیکٹ انچارج اوپن یونیورسٹی کے پروفیسر Colin Pillinger نے یہ اعلان بھی کیاہے کہ اس پراجیکٹ پر کل ۳۰ ملین پاؤنڈ خرچ ہونگے اور یہ کہ اس مقصد کے لئے پوری رقم جمع کر لی گئی ہے جس میں سے یورپین فضائی ایجنسی نے ۹ ملین کی پیشکش کی ہے۔

کولن پلنجر کا کہنا ہے کہ وہ جون ۲۰۰۳ء میں فضا میں بلند ہونگے اور امید کرتے ہیں کہ کرسمس کے اگلے دن مریخ پر پہنچ جائیں گے۔

☆......☆......☆......☆

سپر جمبو جیٹ

یورپی ممالک کے کنسورشیم نے ۶۵۰ مسافروں کو لے جانے والے سپر جمبو جیٹ طیارے کی منظوری دے دی ہے۔ یہ طیارہ برطانیہ میں تیار ہوگا اور اس کو بنانے کے لئے ۲۲ ہزار افراد کو روزگار ملنے کی توقع ہے۔ یہ طیارہ ڈبل ڈیکر ہوگا۔ اس میں ہر قسم کی سہولیات موجود ہونگی مثلاً کھیل کے میدان، نہانے کے تالاب، بازار اور ورزش کے لئے Gym وغیرہ۔

امید کی جاتی ہے کہ یہ طیارہ ۲۰۰۴ء میں آزمائشی پروازیں شروع کردے گا اور ۲۰۰۵ء تک باقاعدہ استعمال میں آجائے گا۔ طیارے میں ۵۵۵ مسافروں کے لئے نشستیں ہونگی۔ لیکن ائرلائنوں کی ضرورت کے مطابق اس میں ۴۸۰ اور ۶۵۰ کے درمیان مسافروں کے لئے گنجائش ہوگی۔ اس منصوبہ میں برطانیہ، فرانس، جرمنی اور سپین حصہ لیں گے۔ برطانیہ اس پراجیکٹ میں دو بلین پاؤنڈ کی سرمایہ کاری کررہاہے۔

☆......☆......☆......☆

کار بیٹری
فلیٹ ہونے سے بچایئے

موسم سرما میں اکثر صبح کے وقت کار سٹارٹ نہیں ہوتی اور معلوم ہوتاہے کہ بیٹری فلیٹ ہوچکی ہے۔ ایسی صورت میں انسان بے بس ہوجاتاہے اور کسی دوسری کار والے کو بلاتاہے تاکہ Jump Lead کے ساتھ آپ کی کار کے انجن کو سٹارٹ کردے۔ بعض لوگ جو آٹوموبائل ایسوسی ایشن کے ممبر ہوتے ہیں مدد کے لئے انہیں بلاتے ہیں۔

AA کے سروے کے مطابق ان کو سال بھر میں آٹھ لاکھ ساٹھ ہزار فلیٹ بیٹریوں کی وجہ سے بلایا جاتاہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان میں سے ایک چوتھائی لوگ وہ ہوتے ہیں جو رات کو اپنی کار کی روشنیاں بجھانا بھول جاتے ہیں۔

برطانیہ کی ایک کمپنی نے لوگوں کو اس پریشانی سے بچانے کے لئے ایک سمارٹ switch تیار کیا ہے۔ یہ ایک ایسا آلہ ہے جو تاروں کے ذریعہ کار کی بیٹری کے ٹرمینل سے ملادیا جاتاہے جو بیٹری کی قوت بتاتا رہتاہے۔ ایسی صورت میں جب کار کی لائٹیں جلتی رہ گئی ہوں اور بیٹری کے کمزور ہونے کا اندیشہ ہو۔ سمارٹ سوِچ بیٹری کا رابطہ کار کی روشنیوں سے منقطع کردیتاہے۔ اس طرح کار کی بیٹری فلیٹ ہونے سے بچ جاتی ہے۔ یہ آلہ عنقریب مارکیٹ میں آجائے گا

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیرِ اہتمام ربوہ (پاکستان) میں طاہر ہومیو پیتھک کلینک اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا قیام

(یوسف سہیل شوق)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ذریعہ اس زمانہ میں ہومیو پیتھی کو جو عالمی شہرت نصیب ہوئی ہے اس نے انسان کو سستے اور آسان علاج سے آشنا کیا ہے۔ اور اس کی ایک برکت یہ ظاہر ہوئی کہ گھر گھر میں ہومیو پیتھ پیدا ہونے لگے ہیں اور اپنی بیماریوں کا ابتدائی علاج خود شروع کر سکتے ہیں۔ اب اس کام میں نئی تنظیم اور ربط پیدا ہو رہا ہے۔

مارچ ۲۰۰۰ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طاہر ہومیو پیتھک کلینک اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ کے قیام کی منظوری عطا فرمائی۔ اس کی تجویز صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوائی تھی۔ اس کے بعد سے مسجد الصادق دارالعلوم غربی میں عرصہ پانچ چھ سال سے جاری شدہ، ہومیو پیتھک کلینک کو طاہر ہومیو پیتھک کلینک اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں بدل دیا گیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے پہلے اپنے گھر سے اور پھر وقف جدید کے ماتحت خدمت خلق کے ایک تاریخی سلسلے کا آغاز فرمایا۔ اس کی بنیاد ہومیو پیتھی کے مفت علاج پر تھی۔ یہ پودا وقف جدید فری ڈسپنسری کی صورت میں آج بھی اہم خدمات انجام دے رہا ہے۔

پانچ چھ سال قبل جامعہ احمدیہ میں ایک نوجوان ایم۔اے۔ انگریزی کرنے کے بعد اپنی زندگی وقف کر کے ربوہ تشریف لائے۔ انہوں نے اپنے شوق سے ہومیو پیتھی سیکھی تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ہومیو پیتھی کے مفت علاج کا جو عظیم الشان سلسلہ خدمت خلق کے لئے شروع کیا تھا اس کا علم اس نوجوان نے اٹھا لیا اور پہلے اپنے گھر میں اور پھر صدر محلہ دارالعلوم غربی کی حوصلہ افزائی اور تعاون سے مسجد الصادق میں مفت ہومیو ادویہ دینے کا سلسلہ شروع کیا۔ چند ہی سال میں اس نوجوان کا نام معروف ہو گیا جو نہ صرف ہومیو پیتھی میں غیر معمولی مہارت اور علم رکھتے تھے بلکہ اس کا سارا خرچ بھی خود اٹھاتے تھے اور مریضوں کو مفت دوا فراہم کرتے تھے۔ یہ تھے ہومیو پیتھک ڈاکٹر مکرم وقار منظور بسرا صاحب جو دن کو جامعہ احمدیہ میں انگریزی پڑھاتے تھے اور شام کو مریضوں کی خدمت میں مصروف ہو جاتے تھے۔

ہوتے ہوتے ان کے گرد نوجوان شاگردوں کا ایک ایسا حلقہ قائم ہو گیا جنہوں نے خدمت خلق کے اس کام میں ڈاکٹر وقار صاحب کا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا۔ ڈاکٹر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے دست شفا عطا فرمایا اور برسوں کے لاعلاج مریض یہاں آکر مفت دوا حاصل کر کے اپنے دکھوں سے نجات پانے لگے۔ روزانہ شام کو مسجد الصادق میں مریضوں کا ہجوم اکٹھا ہو جاتا اور بعض اوقات ایک ایک دن میں چھ سات سو مریض دیکھے جاتے۔

اس بے غرض خدمت کو آج یہ پھل لگا کہ اس کلینک کو مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے اپنی ذمہ داری میں لے لیا اور حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے اس کو طاہر ہومیو پیتھک کلینک اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا درجہ عطا ہو گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس انسٹی ٹیوٹ کے قیام کی منظوری عطا فرمائی۔

اس انسٹی ٹیوٹ کے لئے ایک وسیع عمارت تعمیر کرنے کے لئے جگہ حاصل کر لی گئی ہے۔ انشاء اللہ اس پر جلد ہی تعمیر شروع ہو جائے گی۔

مکرم ڈاکٹر وقار عظیم صاحب نے بتایا کہ اس انسٹی ٹیوٹ کے کام کو منظم طریق پر شروع کرنے کے لئے سات شعبے بنا دئے گئے ہیں جو کہ شعبہ کمپیوٹر، فارمیسی، استقبال و رجسٹریشن، علم و تحقیق، صفائی، اطلاعات و ترسیل ڈاک اور شعبہ مال میں سردست دو کارکن مستقل طور پر فراہم کر دئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اب کام بہت وسیع ہو گیا ہے۔ ہمارے تربیت یافتہ ہومیو پیتھک ڈاکٹر ملک سے باہر گھانا اور ربوہ سے باہر راولپنڈی میں بھی کام کر رہے ہیں۔

ربوہ میں تین فری کلینک

ربوہ میں اس وقت طاہر انسٹی ٹیوٹ کے تحت تین فری کلینک کام کر رہے ہیں۔

(۱)...... مسجد الصادق کلینک۔ یہاں پر اتوار اور سوموار کو مکرم ڈاکٹر وقار صاحب مریضوں کو دیکھتے ہیں جبکہ دیگر ایام میں ڈاکٹر وقار صاحب کے تربیت یافتہ شاگرد مقبول احمد صاحب مریضوں کو دیکھتے ہیں۔ موصوف واقف زندگی ہیں اور جامعہ احمدیہ میں عربی ادب کے استاد ہیں۔

(۲)...... نور ہومیو پیتھک کلینک، طاہر آباد۔ اس میں مکرم ڈاکٹر لئیق احمد صاحب خدمت بجا لا رہے ہیں۔

(۳)...... ناصر ہومیو پیتھک کلینک۔ رحمت بازار کی مسجد ناصر میں قائم اس کلینک میں مکرم ملک داؤد احمد صاحب مریض دیکھتے ہیں۔ موصوف واقف زندگی مربی سلسلہ ہیں۔

اس کے علاوہ جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے راولپنڈی میں مکرم معروف سلطان صاحب یہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ ان تمام کلینکس کا خرچ اور انتظام اب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان طاہر انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام برداشت کرتی ہے۔ اس کے علاوہ 'بیوت الحمد' میں بھی ایک فری ڈسپنسری قائم ہے جس کا انتظام بیوت الحمد سوسائٹی کے ذمہ ہے۔ ڈاکٹر کی فراہمی مکرم وقار صاحب کی ذمہ داری ہے۔ آج کل مکرم ڈاکٹر وسیم احمد مہار صاحب خدمت انجام دے رہے ہیں۔

بیرون ربوہ کے مریضوں سے درخواست

مکرم ڈاکٹر وقار صاحب نے بتایا کہ اب چونکہ ہمیں ٹیم میسر ہے اس لئے ربوہ کے باہر کے مریضوں سے درخواست ہے کہ وہ آنے سے پہلے خط لکھ کر اپنی علامات بیان کر دیں۔ پھر اس کے جواب میں ان کو ربوہ آنے کا وقت دیا جائے گا۔ ان سے درخواست ہے کہ آنے سے پہلے ایک مزید خط لکھ کر کنفرم کر دیں کہ وہ بتائے گئے وقت پر آ رہے ہیں۔ اس کا مقصد مریضوں کا وقت بچانا اور کام کو زیادہ منظم کرنا ہے۔ مکرم ڈاکٹر وقار صاحب نے بتایا کہ اب ہر مریض کی فائل بنائی جا رہی ہے۔ ہر مریض کے کیس پر غور کرنے نیز تحقیق و ریسرچ کو فروغ دینے کے لئے یہ طریق شروع کیا گیا ہے۔ اس سے ایک دن میں مریضوں کی تعداد مناسب ہو گی جیسا کہ ماضی میں ہوتا رہا ہے جب ایک دن مریضوں کی تعداد ۱۲۷۰ ریکارڈ کی گئی۔ اب کوئی بھی شخص انسانی حدود میں رہ کر اتنی بڑی تعداد میں تمام مریضوں سے انصاف نہیں کر سکتا۔

خط و کتابت کا پتہ: ڈاکٹر وقار منظور صاحب۔ پی او بکس نمبر ۲۔ ربوہ ۳۵۴۶۰

کمپیوٹر پروگرام

مکرم ڈاکٹر وقار صاحب نے بتایا کہ اللہ کے فضل وکرم سے بڑے محنتی اور ذہین کمپیوٹر ماہرین کی ایک ٹیم نے مل کر ایک سافٹ ویئر یعنی کمپیوٹر پروگرام بنانا شروع کیا ہے جو انشاء اللہ ہومیو پیتھی کی ریسرچ کے لئے آئیڈیل ہو گا۔ جب یہ تیار ہو جائے تو اس کی ایک ایک سی ڈی پاکستان میں طاہر انسٹی ٹیوٹ کے تحت چلنے والے تمام فری کلینکس کو فراہم کر دی جائے گی۔ اس طرح سے سارے احمدی ہومیو پیتھس کی ریسرچ ایک مرکزی نظام کے تحت آ جائے گی۔ جس میں مریضوں کے کوائف، علامات، ادویہ اور نتائج کا پورا ریکارڈ رکھا جائے گا اور ریسرچ سے تمام احمدی ہومیو پیتھس استفادہ کر سکیں گے۔ مزید سہولت یہ ہو گی کہ مثلاً گھانا میں بیٹھے ہوئے احمدی ہومیو پیتھ ایک کلک (Click) کر کے مرکزی کلینک سے ساری معلومات ای میل کر سکیں گے اور ان سے ساری ریسرچ اسی طرح وصول کر سکیں گے۔ اس طرح سے ہومیو پیتھی کی عالمی ریسرچ کا تاریخی کام کمپیوٹر کی مدد سے شروع ہو سکے گا۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میں نے اکیلے عرصہ ۵-۶ سال میں لگ بھگ سوا لاکھ مریض دیکھے ہیں۔ یہ ساری ریسرچ جس حد تک انسانی طاقت ہے میرے ذہن میں تو محفوظ ہے مگر دیگر احمدی ہومیو پیتھس اس سے کما حقہ استفادہ نہیں کر سکتے۔ اب یہ ہو گا کہ سارے ریکارڈ سے تمام احمدی ہومیو پیتھس استفادہ کر سکیں گے۔

رضاکاروں کی خدمت

اگرچہ طاہر انسٹی ٹیوٹ کے تحت دو تنخواہ دار کارکن مل چکے ہیں مگر اب بھی سارا بوجھ عملاً رضاکاروں نے اٹھایا ہوا ہے۔ ان کے اسماء اور کام یہ ہیں:

(۱)...... مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ۔ یہ اس سارے سیٹ اپ کے نگران اعلیٰ اور انچارج ہیں جو مکرم ڈاکٹر وقار صاحب کی زیر ہدایات سارے انتظامات کرتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ سات شعبے بنائے گئے ہیں۔ ان شعبوں کی نگرانی مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب کے سپرد ہے۔

(۲)...... مکرم حافظ کرامت اللہ ظفر صاحب۔ آپ پچھلے کئی سال سے فارمیسی کا کام خوش اسلوبی سے کر رہے ہیں۔

(۳)...... مکرم راجہ داؤد احمد صاحب۔ یہ وقف کی روح کے ساتھ باقاعدہ سٹوڈنٹ ہیں۔ ان کو کئی لوگوں میں سے جان پرکھ کر منتخب کیا گیا ہے۔ یہ ۲۴ گھنٹے مریضوں کے علاج کے لئے آن دی جاب ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔

خواتین رضاکار

(۱)...... مکرمہ ڈاکٹر امۃ النصیر صاحبہ۔ یہ رحمت بازار کے کلینک میں مکرم ڈاکٹر ملک داؤد احمد صاحب کے ہمراہ مریض دیکھتی ہیں۔ خواتین میں سب سے سینئر ہیں، کوالیفائیڈ ہیں۔ اس کے علاوہ ایم ایس سی ریاضی ہیں۔ ان کا بیٹا جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

(۲)...... مکرمہ طاہرہ منیر صاحبہ۔ مسجد الصادق کلینک میں خواتین کی انچارج ہیں۔

(۳)...... مکرمہ خالدہ احمد صاحبہ اور مکرمہ طاہرہ صفدر صاحبہ یہ دونوں مسجد الصادق کلینک میں خدمت انجام دے رہی ہیں۔

(۴)...... مکرمہ شمیم اختر صاحبہ۔ عمومی ڈیوٹی انجام دیتی ہیں۔

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

ایک قابل فخر خدمت

مکرم ڈاکٹر وقار صاحب نے بڑی خوشی سے بتایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ۲۲۴ ہومیو پیتھ لیکچرز ہیں اور بعض دیگر مقامات میں حضور نے جہاں جہاں یہ فرمایا ہے کہ احمدی ہومیو پیتھس فلاں فلاں موضوعات پر ریسرچ کریں ان تمام ارشادات کو اکٹھا کیا جارہا ہے۔ اب تک ۴۰ کے قریب لیکچرز کی تفصیلی سٹڈی کی جاچکی ہے۔ لیکچرز کی اصل آڈیوز حاصل کرلی گئی ہیں۔ ہومیو پیتھی میں تحقیق کے جو راستے حضور ایدہ اللہ نے متعین فرمائے ہیں وہی ہمارے لئے مشعل راہ ہیں اور انہی کو ہم نے ترجیح دینی ہے۔ یہ اتنا وسیع میدان ہے اور اتنا بڑا ہدف ہے کہ ہم جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں کہ مولا کریم طاہر انسٹی ٹیوٹ کو اس اہم ذمہ داری کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ڈاکٹر وقار صاحب نے بتایا کہ جس طرح سے حضور ایدہ اللہ نے بہتر ہومیو پیتھی کی تعلیم دی ہے اور بتایا ہے کہ ہومیو پیتھی کا اصل مقام کیا ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ ہم وہی ہومیو پیتھی پریکٹس کریں جس میں مریض کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو۔ وقتی فائدہ تک محدود نہ رہیں۔ جو بہترین خدمت ہومیو پیتھی کے ذریعہ ممکن ہے اس کو مہیا کریں۔

ہومیو پیتھی کا مقام

مکرم ڈاکٹر وقار صاحب نے بتایا کہ ہومیو پیتھی کو ادنیٰ چیز نہ سمجھا جائے۔ اگرچہ یہ نظام بظاہر ایک شخص نے دریافت کیا لیکن در حقیقت یہ اللہ تعالیٰ کی علیم و خبیر ہستی کا قائم کردہ نظام ہے جو ہر انسان کے اندر رکھا گیا ہے۔ اس کی اثر پذیری کو دریافت کرنا ہمارا مقصد ہے۔ ہومیو پیتھی سے وقتی آرام دینا ہمارا مقصد نہیں ہے بلکہ ہم نے وہ افق Discover کرنا ہے جس سے اللہ کے فضل و کرم سے اس کے فوائد کو سارے عالم تک، ہر انسان تک وسیع کیا جاسکے۔ ہمارے سامنے حضور ایدہ اللہ کا قابل قدر اور قابل تقلید نمونہ ہے۔ ہم ہمیشہ مفت دوا دیں گے کیونکہ اس طریق سے علاج کا سب سے اہم حسن یہی ہے کہ یہ بہت سستا علاج ہے۔ اور ہماری عاجزانہ کوششوں کو اسی لئے کامیابی پر کامیابی ملتی جارہی ہے کہ اس کی بنیاد خدمت خلق پر ہے۔ آج ہمیں توفیق مل رہی ہے، کل انشاء اللہ اس میدان میں لاکھوں مخلصین آگے آجائیں گے۔ قابل لوگ آگے آئیں گے اور اس سلسلہ کو ہم نے بین الاقوامی سطح پر وسیع کرنا ہے۔

دراصل عالمی سطح پر ایک بڑی سازش کے تحت ہومیو پیتھی کو عطائیت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس کی ذمہ دار وہ بڑی کمپنیاں ہیں جو اربوں روپے کا فارماسوٹیکل بزنس کرتی ہیں اور اپنی اس کمائی سے دستبردار نہیں ہونا چاہتیں۔ اگرچہ اس تمام تر سازش کے باوجود وہ ہومیو پیتھی کے زبردست فوائد کو چھپا نہیں سکے لیکن اس بات میں وہ ضرور کامیاب ہو گئے ہیں کہ ذہین اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ اس پیشے میں آنے سے کتراتے ہیں کیونکہ معاشرے میں ہومیو پیتھ کا تصور یہ ہے کہ جس نے میٹرک کیا ہو نہ اس کو اناٹومی کا پتہ ہو اور نہ طب کی دیگر تعلیم اسے حاصل ہو وہ ہومیو پیتھ بن جاتا ہے۔ اگر آج ہی یہ طے کر دیا جائے کہ ایف ایس سی فرسٹ ڈویژن ہی ڈی ایچ ایم ایس میں داخلہ لے گا تو چند سالوں میں ہی معیار ٹھیک ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے پچھلے سو سال میں ہومیو پیتھی میں سائنسی انداز کی منظم تحقیق نہیں ہو سکی۔ یورپ کے ہومیو پیتھی کے خلاف تعصب کا یہ حال ہے کہ جرمنی کی مشہور شوابے کمپنی کی جو دوائیں میرے ساتھ کے کمرے میں بھری پڑی ہیں وہ خود جرمنی میں دستیاب نہیں ہیں۔ کئی قسم کے قوانین کے تحت ان پر پابندیاں عائد ہیں۔ یہ لوگ اربوں کماتے ہیں، اتنے طاقتور ہیں کہ ملکوں کے وزیر صحت بدلوا دیتے ہیں۔ جبکہ ہم فری دوا دینے کی پالیسی پر قائم ہیں کیونکہ یہ راستہ ہمیں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے دکھایا ہے۔ اور انشاء اللہ مستقبل میں بھی اس پالیسی میں تبدیلی کا کوئی امکان نہیں۔

حضور ایدہ اللہ کی خوشنودی

اگرچہ طاہر انسٹی ٹیوٹ کا رسمی آغاز تو مارچ ۲۰۰۰ء میں ہوا لیکن طاہر انسٹی ٹیوٹ کے تحت ربوہ میں کام کرنے والے تین کلینکس، مسجد الصادق کلینک، ناصر کلینک اور نور کلینک کی جو رپورٹ جولائی ۱۹۹۹ء تا جولائی ۲۰۰۰ء حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوائی گئی تو حضور نے اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

اس رپورٹ کے مطابق مسجد الصادق میں سال بھر میں ۲۷ ہزار ۱۴۴ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ ناصر کلینک میں مریضوں کی تعداد ۹ ہزار ۶۰۰ رہی۔ اور نور کلینک میں ۷ ہزار ۶۰۰ مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ یہ اتنی خوشکن تعداد ہے اور انسانیت کی اتنی شاندار خدمت ہے کہ اس پر جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

مریضوں کی آراء

اس ضمن میں مسجد الصادق کلینک میں آنے والے چند مریضوں سے جو گفتگو ہوئی اس کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

☆...... مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب کی عمر ۷۲ سال ہے۔ یہ احمد پور سیال تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ سے آئے۔ ان کو ہرنیا اور غدودوں کی تکلیف تھی۔ انہوں نے بتایا کہ پہلے میری ٹانگ سیدھی نہ ہوتی تھی اب اس کو آرام ہے۔

☆...... مکرم نور حسین صاحب لاہور سے آئے ہیں ان کی عمر ۲۲ سال ہے۔ ان کو الرجی کی تکلیف تھی۔ پورے جسم پر Rashes ہو جاتے تھے۔ پہلے ایلو پیتھک علاج کرواتے رہے مگر آرام نہ آیا۔ اب ۸۰ فیصد تک فرق پڑ چکا ہے۔

☆...... مکرم آصف جاوید صاحب جڑانوالہ سے آئے۔ ان کے گھٹنے میں درد تھا۔ پہلے جو علاج کرواتے رہے اس سے کوئی موثر فرق نہ پڑتا تھا۔ اب تکلیف میں ۵۰ فیصد کمی ہو چکی ہے۔

☆...... مکرم عبد الغفور رندھاوا صاحب نے بتایا کہ پہلے آیا تھا تو دو قدم چل نہ سکتا تھا۔ سہارے سے چل کر آیا تھا۔ اب خدا کے فضل سے آرام ہے اور خود چل کر آتا ہوں۔

☆...... مکرم بشیر احمد صاحب ساہیوال عمر ۶۵ سال۔ چک نمبر 6/R-99 سے آئے ہیں ان کو دل کی تکلیف تھی۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ بائی پاس ہوگا۔ والو بند ہے۔ پہلے یہ تکلیف سے بے ہوش ہو کر گر پڑتے تھے۔ اب علاج سے بہت فرق پڑ چکا ہے۔ تاہم تھوڑی سی بیماری ابھی باقی ہے۔

☆...... مکرم ظفر اللہ صاحب سرگودھا سے آئے ہیں۔ ان کو انتڑیوں کا السر ہے۔ تین سال سے بیمار تھے۔ آپریشن بھی کروایا، آنت بھی کٹوائی اس کے باوجود خون آنا بند نہ ہوا۔ اب دو ماہ کے علاج کے بعد خون نہیں آیا۔ تکلیف میں بہت کمی ہے۔

☆...... سرگودھا کی ایک خاتون کا حمل ٹھہرتا نہیں تھا۔ چند مہینے کے بعد ضائع ہو جاتا تھا۔ اب علاج سے حمل ٹھہر گیا ہے۔ چند دن میں بچہ کی پیدائش متوقع ہے۔

☆...... مکرمہ عزیزاں بی بی صاحبہ جڑانوالہ سے آئی ہیں ان کو سر درد اور چکروں کی تکلیف عرصہ ۸-۹ سال سے تھی۔ کئی قسم کے علاج کروائے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اب ۵-۶ ماہ سے علاج کروا رہی ہیں۔ بہت آرام ہے۔

☆...... مکرمہ رسولاں بی بی صاحبہ ادرحمہ۔ ان کے پیر کی ہڈی بڑھ رہی تھی۔ ۵-۶ ماہ سے علاج کروا رہی ہیں اب بیماری ٹھیک ہو رہی ہے۔

☆...... مکرمہ زیباں بی بی صاحبہ چنیوٹ سے آئی ہیں ان کے تین لڑکوں کو جوڑوں میں سوجن کی بیماری تھی۔ اگر زخم آجاتا تو خون رکتا نہیں تھا۔ اب سوجن اور درد ختم ہو گئی ہے۔ یہ بچے پیدائشی بیمار تھے۔ بہت علاج کروائے۔ اب خدا کے فضل سے پہلی دفعہ آرام آیا ہے۔

☆...... مکرمہ سلامت بیگم صاحبہ عمر ۶۰ سال چک ۴۲ سرگودھا۔ ان کے گھٹنے میں اور چھوٹے جوڑوں میں درد اور سوجن تھی۔ چل پھر بھی نہ سکتی تھیں۔ چہرے پر اتنی سوجن تھی کہ آنکھیں اندر گھس گئی تھیں نظر نہ آتا تھا۔ بے شمار ٹیکے لگوائے اب خدا کے فضل سے آپ خود چل کر آتی ہیں۔ سوجن ختم ہو گئی ہے۔ پہلے پکڑ کر لاتے تھے۔

☆...... مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ دار النصر ربوہ عمر ۵۰ سال پیٹ درد اور گیس کی تکلیف تھی۔ آرام ہے۔ کارکنات بہت خدمت کرتی ہیں جو ٹائم دیتی ہیں اس پر آجاتی ہیں اور ڈاکٹر وقار صاحب کو دکھا دیتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ طاہر ہومیو پیتھک کلینک اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں بہت برکت ڈالے۔ اس ادارے کے سربراہ اور روح رواں مکرم ڈاکٹر وقار صاحب کو اجر عظیم سے نوازے۔ ان کو دست شفا عطا کئے رکھے۔ اور خدمت انسانیت کا یہ ادارہ بڑھ چڑھ کر خدمات انجام دیتا رہے۔ آمین

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ۔ ۲۳/دسمبر ۲۰۰۰ء)

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں

پارکنگ، پٹرول اور وقت بچایئے۔ Kmas Travel سے دنیا بھر میں جانے کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں۔ پریشانی سے بچنے کے لئے قبل از وقت بکنگ کروائیں۔

Belgium اور Swiss کے احباب بھی رابطہ کر سکتے ہیں

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

Dieselstr.20 , 64293 Darmstadt . Germany

Tel: 06150-866391 — Fax: 06150-866394

Mobile: 0170-5534658

بقیہ: حدیث سحر از صفحہ ۱۱

دینی اور دنیوی طور پر میرے دشمن ہیں اب معلوم ہوا ہے کہ وہ میرے اوپر جادو کر رہے ہیں۔ اگر حضور اجازت دیں تو میں سب کچھ چھوڑ دوں۔ (یعنی جائیداد جس کے ان لوگوں سے مقدمات ہیں۔ ناقل)

حضور نے فرمایا (کہ) اس طرح اپنا حق چھوڑ دینا گناہ ہے۔ جس طرح دوسروں کا حق لینا گناہ ہے اسی طرح اپنا حق چھوڑنا گناہ ہے۔ جادو کچھ چیز نہیں۔ تم اس کا کچھ فکر نہ کرو اور الحمد شریف اور معوذتین زیادہ پڑھا کرو۔ پھر کسی طرح خوف نہیں۔ میں دعا کروں گا۔

یہ تو مجھے معلوم ہو گیا کہ مجھ پر جادو ہوا مگر مجھ پر قطعاً کسی قسم کا اثر نہیں ہوا۔ اور نہ پھر میرے دل میں اس کا خیال ہی ہوا کہ جادو کا کچھ اثر ہوا کرتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے میرا ایمان ہے کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دامن پکڑا ہے اور حضور کے وجود کو میں نے چھوا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ میری ظاہری اور باطنی طور پر حفاظت فرمائے گا"۔

(اصحاب احمد جلد دہم طبع اول دسمبر ۱۹۸۵ء۔ از ملک صلاح الدین صاحب صفحہ ۱۳۷-۱۳۸)

یہ ہے غلامان محمد مصطفیٰ ﷺ کا حال۔ ان تصریحات کے بعد یقینی اور قطعی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر سحر کا الزام سراسر جھوٹ اور بے بنیاد ہے۔ اللھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد وبارك وسلم انك حميد مجيد۔

حدیثِ سحر

کیا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نعوذ باللہ جادو ہو گیا تھا؟

(شبیر احمد ثاقب)

بعض روایتوں میں بیان ہوا ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد آنحضرت ﷺ پر نعوذ باللہ ایک دفعہ ایک یہودی نسل منافق نے جس کا نام لبید بن اعصم تھا سحر کر دیا تھا۔ اور یہ سحر اس طرح کیا گیا کہ ایک کنگھی میں بالوں کی گرہیں باندھ کر اس پر کچھ پڑھ کر اسے کنوئیں میں دبا دیا گیا اور کہا جاتا ہے کہ آپ نعوذ باللہ اس سحر میں کچھ عرصہ تک مبتلا رہے۔ اس عرصہ میں آپ اداس اور افسردہ رہتے تھے اور گھبراہٹ میں بار بار دعا کرتے تھے اور اس حالت کا نمایاں پہلو یہ تھا کہ آپؐ کو ان ایام میں بہت نسیان رہنے لگا تھا حتی کہ بعض اوقات آپؐ خیال کرتے تھے کہ مَیں یہ کام کر چکا ہوں مگر دراصل آپؐ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا یا بعض اوقات خیال فرماتے تھے کہ مَیں اپنی فلاں بیوی کے گھر ہو آیا ہوں مگر درحقیقت آپؐ اس کے گھر نہیں گئے ہوتے تھے۔ (آپؐ کا معمول تھا کہ آپ ہر روز شام کو ہر بیوی کے گھر جا کر خیریت دریافت فرماتے تھے اور بالآخر اس بیوی کے گھر پہنچ جاتے جس کی اس دن باری ہوتی تھی۔ اس روایت میں اس کی طرف اشارہ ہے)۔ بالآخر خدا تعالیٰ نے ایک رؤیا کے ذریعہ سے آپؐ پر اس کی حقیقت کھول دی وغیرہ وغیرہ۔

(خلاصہ روایات بخاری و ابن سعد)

اگر ان سب روایتوں کو قبول کیا جائے تو نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کا مبارک اور مقدس وجود ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ نعوذ باللہ گویا (خاکم بدہن) آپؐ ایک کمزور طبیعت کے انسان تھے جسے کم از کم دنیا کے معاملات میں آپؐ کے بدباطن دشمن اپنی سحرکاری سے جس قالب میں چاہتے تھے ڈھال سکتے تھے اور یہ کہ وہ آپؐ کو اپنی ناپاک توجہ کا نشانہ بنا کر آپ کے دل و دماغ پر اس طرح تصرف جمانا شروع کر دیتے تھے کہ آپؐ نعوذ باللہ اس سحرکاری کے مقابل پر اپنے آپ کو بے بس پاتے تھے وغیرہ۔

ان مزعومہ شبہات والزامات کا ازالہ کرنے سے قبل یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہر نبی کی دوہری حیثیت ہوتی ہے۔ ایک پہلو کے لحاظ سے وہ خدا کا نبی اور رسول ہوتا ہے اور وہ خدا کے کلام سے مشرف ہوتا ہے اور دینی امور میں اپنے متبعین کا استاد قرار پاتا ہے اور ان کے لئے اسوہ بنتا ہے۔ اور دوسرے پہلو کے لحاظ سے وہ انسانوں میں سے ایک انسان ہوتا ہے اور تمام ان بشری لوازمات کے تابع ہوتا ہے جو دوسرے انسانوں کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰی اِلَیَّ﴾ (سورۃ الکہف :۱۱۱) یعنی اے رسول! تو لوگوں سے کہہ دے کہ مَیں تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں، ہاں مَیں یقیناً خدا کا ایک رسول ہوں جسے وحی والہام سے نوازا گیا ہے۔

پس جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ انبیاء کرام بشری لوازمات سے بالاتر ہوتے ہیں وہ دھوکہ خوردہ انسان ہے۔ یقیناً انبیاء بھی اسی طرح بیمار ہوتے ہیں جس طرح کہ دوسرے انسان۔ وہ بھی طبعی عوامل میں عام انسانوں کے ساتھ متأثر ہوتے ہیں سوائے اس کے کسی خاص نبی کو خدا کی طرف سے استثنائی طور پر کسی خاص بیماری سے حفاظت کا وعدہ ہو۔ مگر سحر کسی طبعی بیماری کا نام نہیں بلکہ سحر کے معروف معنے علم توجہ یعنی ہپنوٹزم کے ذریعہ کسی دوسرے انسان کے دل و دماغ پر یا کسی چیز پر کوئی وقتی اثر پیدا کر دینا ہے۔ عرف عام میں اسے جادو بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے مزید معنے حسب ذیل ہیں:۔

سَحَرَهُ خَدَعَهٗ: اس نے اسے دھوکہ دیا۔

سَحَرَ الْفِضَّةَ طلاھا بالذَّھَبِ کہ چاندی کو ملمع کیا۔

اِخْرَاجُ الْبَاطِلِ فِی صُوْرَةِ الْحَقِّ جھوٹ کو سچ کی طرح پیش کرنا۔

السِّحْرُ مَا لطف ماخذهٗ جس کی حقیقت بہت لطیف ہو۔

مَايُسْتَعَانُ فِی تَحْصِيْلِهٖ بِالتَّقَرُّبِ مِنَ الشَّيْطَانِ کہ جس کے حصول کے لئے شیطان سے مدد لی جائے۔

اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ کہ بعض بیان تو جادو ہوتے ہیں۔ (المنجد۔ زیر لفظ سحر)

ان آٹھ اقسام کو تین گروپوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) دھوکہ، فریب اور جھوٹ۔

(۲) علم توجہ۔

(۳) شیطان سے استمداد۔

☆...... جہاں تک قسم اول یعنی دھوکہ اور فریب کا تعلق ہے ہمیشہ ہر نبی کے مقابل پر اسے استعمال کیا گیا ہے اور جس قدر ممکن ہو ان کے بارہ میں جھوٹ سے کام لے کر لوگوں کو دھوکہ دیا گیا اور ان کی اصل تصویر سے لوگوں کو دور رکھنے کے لئے کئی طرح کی ملمع سازیاں کی گئیں۔

سحر کے اس مزعومہ واقعہ میں بھی یہی طریق اختیار کیا گیا۔ آپؐ کے دشمنوں نے آپؐ کی بیماری کے ایام میں ایسی باتیں پھیلائیں تاکہ سادہ لوح لوگوں کو اس صداقت سے روکا جاسکے۔

☆...... علم توجہ: جہاں تک اس علم کا تعلق ہے یقیناً یہ علم موجود ہے۔ یعنی ایک شخص کی توجہ کا اثر دوسرے پر ہو جاتا ہے لیکن یہ بات بھی آنحضرت ﷺ کے متعلق ممکن نہیں ہے کیونکہ اس علم کے ماہرین کے نزدیک یہ امر مسلّم ہے کہ اس کا اثر کمزور دلوں پر ہوتا ہے۔ چنانچہ علامہ ابن قیم لکھتے ہیں:۔

"وَعِنْدَالسحرة اِنَّ سِحْرَهُمْ اِنَّهَا يَتِمُّ تَاْثِيْرُهٗ فِی الْقُلُوْبِ الضَّعِيْفَةِ الْمُنْفَعِلَةِ وَالنُّفُوْسِ الشَّهْوَانِيَةِ الَّتِیْ هِیَ مُعَلَّقَةٌ بِالسُّلْفِيَّاتِ وَلِهٰذَا غَالِب مَا يُؤَثِّرُ فِی النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ وَالْجُهَالِ وَاَهْلِ الْبَوَادِیْ وَمَنْ ضَعُفَ حَظا مِنَ الدِّيْنِ وَالتَّوَكُّلِ وَالتَّوْحِيْدِ"۔

(زاد المعاد جلد ۲ صفحہ ۹۸،۹۷)

یعنی ساحروں کے نزدیک ان کا سحر صرف کمزور اور قلوب متاثرہ پر نیز سفلی اور شہوانی خیالات رکھنے والوں پر اثر کرتا ہے۔ اس لئے اکثر سحر سے عورتیں، بچے، جاہل بادیہ نشین اور دین، توکل اور توحید سے کم حصہ رکھنے والے افراد متاثر ہوتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کا قلب صافی تو خدا تعالیٰ کی تجلی گاہ تھا۔ اور اتنا مضبوط تھا کہ وہ قول ثقیل جسے زمین و آسمان اور پہاڑ نہ اٹھا سکے اسے اٹھا لیا اور توکل اور توحید میں تو آپ کا ارفع مقام کسی بیان کا محتاج نہیں۔ علامہ زرقانی لکھتے ہیں:

"لَا يَظْهَرُ تَاْثِيْرُهٗ اِلَّا عَلٰی فَاسِقٍ"

(زرقانی جلد ۷ صفحہ ۱۰۴)

کہ اس کی تاثیر صرف فاسق پر ہی ہوتی ہے۔

پس یہ خیال ہی نہایت مکروہ اور دھتکارا جانے والا خیال ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ پر کسی قسم کا سحر کا کبھی بھی کوئی اثر ہوا۔

☆...... سحر کے تیسرے پہلو یعنی شیطانی مدد سے بعض تصرفات کئے جانے کا جہاں تک تعلق ہے تو آنحضرت ﷺ کی ذات اطہر و اقدس کے بارہ میں یہ معنے بھی بالکل ناقابل قبول ہیں اور قطعی طور پر مردود ہیں۔ دنیا بھر میں شیطانی طاقتوں کا فاتح اعظم اور افضل الرسل جس سے بڑھ کر طاغوتی طاقتوں کا سر کچلنے والا نہ آج تک کوئی پیدا ہوا اور نہ آئندہ ہوگا اس کے متعلق یہ سمجھنا کہ نعوذ باللہ وہ ایک ذلیل یہودی زادے کے شیطانی سحر کا نشانہ بن گیا تھا عقل انسانی کا بدترین استعمال ہے۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

"مَعَ كُلِّ اِنْسَانٍ شَيْطَانٌ قَالَتْ وَمَعَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنَّ رَبِّی اَعَانَنِی عَلَيْهِ حَتّٰی اَسْلَمَ"۔ (صحیح مسلم)

یعنی آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ ہر انسان کے ساتھ شیطان لگا ہوا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپؐ کے ساتھ بھی کوئی شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں مگر خدا نے مجھے شیطان پر غلبہ عطا فرمایا ہے حتی کہ میرا شیطان بھی مسلمان ہو چکا ہے۔

اس واضح اور صریح ارشاد کے ہوتے ہوئے یہ خیال کرنا کہ کسی یہودی نے جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں قرآن کی رو سے ایک مَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ قوم بن چکی تھی اپنے شیطان کی مدد سے آنحضرت ﷺ جیسے بلند مرتبہ انسان پر جادو کر دیا ہوگا اور آپ اس شیطانی جادو سے متاثر ہو کر مدتوں پریشان اور مغموم اور بیمار رہے ایک نہایت ہی بیہودہ خیال ہے۔

قرآن مجید کا فیصلہ

قرآن کریم فرماتا ہے ﴿وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾۔ (البقرۃ: ۱۰۳) یعنی کافر شیطان ہی جادو لوگوں کو سکھاتے تھے۔ اس آیت سے یہ پتہ چلا کہ جادو کرنا اور اس کا سکھانا شیطان اور اس کے چیلے چانٹوں کا کام ہے اور شیطان کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے: ﴿اِنَّ عِبَادِیْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ﴾ (بنی اسرائیل: ۶۶) یعنی تجھے میرے بندوں پر ہرگز رسائی نہ ہوگی، غلبہ نہ ہوگا۔ پھر انبیاء پر جادو کے ذکر میں فرماتا ہے: ﴿لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُوْنَ﴾ (یونس :۷۸)، ﴿لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰی﴾ (طٰہٰ:۷۰)۔ کہ جادوگر جس راہ سے چاہیں آجائیں انبیاء کے مقابل پر وہ کامیاب نہیں ہوسکتے۔ چنانچہ ایک نبی کی مثال دے کر قرآن کریم اس بات کی پرزور تردید کرتا ہے کہ آنحضرتؐ پر جادو کا اثر ہوا تھا۔ بلکہ آپؐ کو مسحور کہنے والوں کو ظالم قرار دیتا ہے۔ فرمایا ﴿اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا﴾ (بنی اسرائیل:۴۸) کہ ظالم کہتے ہیں تم ایک سحر زدہ شخص کے پیچھے لگے ہوئے ہو۔

اس جگہ دلچسپ بات یہ ہے کہ جس سورۃ میں یہ آیت بیان ہوئی ہے اس کا نام بھی بنی اسرائیل ہے اور سحر کا یہ مزعومہ واقعہ بھی بنی اسرائیل کے ایک فرد لبید بن اعصم جو یہودی النسل تھا کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ گویا قرآن کریم سحر کے اثر کا آنحضورؐ پر مطلقاً انکار کرتا ہے۔ ایک طرف اصولی بات بیان کی کہ ساحر انبیاء کے مقابل پر فلاح نہیں پاتے۔ دوسری طرف آپؐ کی ذات والا صفات سے اس اعتراض کو دور کر دیا کہ آپ کو مسحور کہنا تو سراسر ظلم اور زیادتی ہے۔

پس قرآن کریم بتاتا ہے کہ یہ ظالموں کا جھوٹا اور بے معنی الزام ہے۔ آنحضرتؐ پر ہرگز جادو نہیں ہوا اور خدا تعالیٰ آپ کے مسحور ہونے کی تردید فرما رہا ہے۔

☆......☆......☆......☆

حضرت امام بخاریؒ کا مسلک

حضرت امام بخاریؒ نے سحر کے اس مزعومہ قصہ کا ذکر اپنی کتاب میں لا کر نہایت لطیف اشارے کئے ہیں مثلاً:

الف:...... وہ اسے کتاب الطب میں لائے ہیں جس سے وہ بتانا چاہتے ہیں کہ دراصل یہ آنحضورؐ کی بیماریوں میں سے ایک بیماری کے وقت کا واقعہ ہے۔

ب:...... کتاب الطب میں باب السحر کے نیچے امام بخاری حسب ذیل قرآنی آیات لائے ہیں:

☆...... وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ

☆...... لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰی

☆...... اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ

☆...... يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰی

☆...... وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

☆...... وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا

ان تمام آیات کو عنوان باب میں لا کر حضرت امام بخاریؒ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اوّل ہمیں قرآن کریم سے جادو کی حقیقت اور انبیاء کے مقابل

اس کی حیثیت اور قرآن کریم کی رو سے ایسے فتنہ پردازوں کا علاج معلوم کرنا چاہئے۔ پس ان امور کو سامنے رکھتے ہوئے اگر سحر کی روایت کو پڑھا جائے تو حقیقت کھل جاتی ہے۔

پھر حضرت امام بخاریؒ نے کتاب بدءالخلق میں زیر باب صفة ابلیس وجُنُودہ اسے درج کیا ہے جس سے اشارۃً بتادیا کہ یہ ابلیس اور اس کے ہمنوا لوگوں کا کام ہے۔

ایک جگہ باب باندھا ہے باب الشرك والسحر من الموبقات (کتاب الطب)۔ کہ شرک اور سحر دونوں ہی مہلک امور ہیں۔ اس میں سحر کو شرک کے ساتھ رکھ کر بتادیا کہ جس طرح شرک کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی بلکہ شرک محض اوہام اور ظنون پرستی کا نام ہے یہی صورت سحر کی بھی ہے۔ اس کی اصل کچھ نہیں بلکہ لوگوں کے خیالات اور وہم و گمان ہے۔ نیز یہ کہ جس طرح غیراللہ کسی نفع و ضرر کے مالک نہیں ہوتے اسی طرح سحر سے بھی کسی فائدے یا نقصان کی امید نہیں کی جاسکتی۔

علامہ عینی شارح بخاری کہتے ہیں:

امام بخاری نے باب الکہانۃ اور باب السحر کو اکٹھا بیان کیا ہے لأنّ مَرجع كُلِّ مِنْهُمَا الشَّيَاطِيْن وَ كَانَّهُمَا مِنْ وَادٍ وَاحِدٍ. (کتاب الطب باب السھر والکھانۃ)۔ یعنی حضرت امام بخاری کہانت اور جادوگری کو اکٹھا اس لئے لائے ہیں کہ ان دونوں کا مرجع شیاطین ہیں۔

☆......☆......☆......☆

پس منظر

اس روایت کو سمجھنے کے لئے پس منظر جاننا بھی مفید ہوگا۔ جس میں یہ مزعومہ واقعہ سحر بیان کیا جاتا ہے۔ آنحضرتؐ ذوقعدہ ۶ ہجری میں ایک رؤیا کی بنا پر عمرہ کی غرض سے مکہ روانہ ہوئے لیکن مشرکین مکہ نے آپ کو راستہ میں روک لیا (اس کی تفصیل میں جانے کی یہاں ضرورت نہیں)۔ آپ حدیبیہ سے ذوالحجہ ۶ ہجری میں مدینہ واپس تشریف لائے اور محرم ۷ ہجری میں واقعہ سحر بیان کیا جاتا ہے کہ لبید بن اعصم کے پاس کچھ یہودی آئے اور اسے کہا کہ تو نے ہمیں جادو تو سکھایا تھا مگر وہ محمد پر چلا نہیں۔ پس تو خود ان پر جادو کر۔ نیز اس موقعہ پر اسے بطور مدد تین دینار بھی دئے۔

(طبقات ابن سعد جلد ۲ صفحہ ۵)

حدیبیہ کے واقعات نے آپؐ کی ذات پر جو گہرے اثرات کئے تھے وہ یہ ہیں:

☆......ایک اجتہاد کے نتیجے میں آپ اس سال عمرہ نہ کرسکے جس سے منشاء الٰہی کو نہ سمجھنے کا جہاں آپ کی طبیعت پر گہرا اثر تھا وہاں شرائط صلح اور اسی سال عمرہ نہ کرسکنے کا صحابہ کو بھی سخت غم تھا۔ چنانچہ مقام حدیبیہ پر جب آپؐ نے صحابہ کو قربانیاں کرنے کا حکم دیا تو باوجودیکہ وہ آپ کے اشاروں پر تن من دھن قربان کردیا کرتے تھے آج اس صدمہ نے ان کو ایسا گھائل کیا کہ ان میں اتنی سکت نہ ہوئی کہ وہ آپ کے حکم پر قربانیاں کرتے۔ حتی کہ آپؐ کو بنفس نفیس قربانی ذبح کرنے کے لئے سب سے پہلے خود آگے بڑھنا پڑا۔

پھر ان حالات میں آپ کو کمزور طبیعت کے لوگوں کے ابتلاء میں پڑنے کا بھی سخت اندیشہ تھا۔ آپ ان کی لغزش کے خیال سے سخت فکرمند تھے۔ کافروں اور منافقین نے تو طعن و تشنیع سے کام لینا ہی تھا۔ اور بعض نے تو ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا﴾ کی آیات سن کر جلد بازی میں یہاں تک کہہ دیا کہ اَوَ فَتْحٌ هٰذا۔ کیا یہ فتح ہے۔

پس آنحضرتؐ جو چومکھی لڑائی لڑ رہے تھے جس میں ایک طرف فتوحات کی خبریں دی جارہی تھیں، دوسری طرف بظاہر کمزوری کی حالت میں دشمن اپنی من مرضی کی شرائط منوارہا تھا۔ یہ ایسا عجیب و غریب جذبات پر پڑنے والا اثر تھا کہ بشریت کا تقاضا یہی ہونا چاہئے کہ اس انسان سے بعض ایسے امور ظاہر ہوں جو اس کی بشریت کو صاف عیاں کردیں اور ﴿اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ﴾ کی ایک عملی تصویر ابھر کر سامنے آجائے۔ نیز روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ان ایام میں بیمار ہوئے اور علاج کے طور پر آپ نے سینگیاں بھی لگوائیں۔

پس بیماری اور اس کے ساتھ کمزوری اور سینگیوں کے لگانے سے ضعف میں اضافہ اور صلح حدیبیہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے غیر معمولی تفکرات اور اپنے مقاصد عالیہ کی تکمیل کے لئے آپ دیگر بہت سارے محاذوں پر جس طرح نہایت انہماک سے حق کی جنگ لڑ رہے تھے ان حالات میں معمول کی زندگی میں بھول جانا عین فطرت کے مطابق اور قرین قیاس ہے۔ انسانی زندگی کا گہرا مطالعہ کرنے والا ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ بعض نہایت دقیق اور سنجیدہ مسائل میں کمال درجہ کے انہماک کے باعث عام سادہ لوازمات زندگی کے معمولات میں بھول چوک اور نسیان کے ایسے واقعات کا رونما ہونا بالکل طبعی اور فطری عمل ہے۔ سو ایسا ہی آپؐ کے ساتھ ہوا جسے جادو کی خود ساختہ اور مزعومہ تاثیر کا نام دے دیا گیا۔

دراصل اس سارے قصے میں دو اتفاق اکٹھے ہوتے ہیں۔ ایک طرف آنحضور ﷺ بعض دیگر طبعی عوامل کے تحت بیمار ہوئے اور دوسری طرف اسی موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہودیوں نے شرارت کی اور آنحضورؐ کی بیماری کے اثرات کو اپنے جادو کی تاثیر قرار دیا۔ ناکام دشمن ہمیشہ ایسے فرسودہ ہتھکنڈے استعمال کیا کرتا ہے۔

آنحضورؐ کے اپنے الفاظ اس روایت میں ہیں "اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ شَفَانِی"۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بیماری سے شفا دی۔ پس آنحضرتؐ نے اسے بیماری قرار دیا ہے۔ جادو یا سحر نہیں فرمایا۔

حدیث کے الفاظ میں جہاں اس رؤیا میں فرشتوں کے آپؐ کے پاس آنے کا ذکر ہے ایک فرشتے نے کہا مَا وَجَعُ الرَّجُلِ یعنی اس شخص کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے یہ نہیں کہا مَسْحُورٌ بلکہ کہا "مَطْبُوبٌ" کہ یہ بیمار ہے۔ مطبوب کا ترجمہ از خود بعض نے مسحور کیا ہے۔ فرشتے نے مطبوب کہا ہے جو بیماری کے لئے استعمال ہوتا ہے نہ کہ سحر یا مسحور کے لئے۔

علامہ ابن القصار کا یہ قول فتح الباری شرح بخاری میں امام ابن حجر لائے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں "الذی اصابه كان من جنس المرض بقوله فی اخر الحديث اما انه فقد شفانی"۔

(فتح الباری جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۷۔ کتاب الطب باب السحر)

یعنی آنحضرتؐ کو جو تکلیف آئی یہ بیماریوں میں سے ایک بیماری تھی جب کہ حدیث کے ان آخری الفاظ سے ظاہر ہے کہ اللہ نے مجھے شفا دے دی۔ ایک روایت جو حضرت عائشہؓ سے ہے اس کے الفاظ ہیں "انَّ اللّٰه اَنْبَانِی بِمَرَضِی" کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے میری مرض بتادی۔

(عینی شرح بخاری باب السحر)

☆......☆......☆......☆

روایت پر نظر

اس روایت کو ایک اور زاویۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو معاملہ بالکل صاف ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ درحقیقت یہ دعویٰ اور روایت تھے یہود کے مگر کسی راوی سے غلطی سے یہ سیاق بیان کرنے سے رہ گیا۔ یا ممکن ہے حضرت عائشہؓ نے جن لوگوں سے یہ روایت بیان کی ہے ان کو اس کی حقیقت کا علم ہو اس لئے حضرت عائشہؓ نے ان سے یہود کے ذکر کی ضرورت نہ سمجھی لیکن بعد والوں کو اس واقعہ کی اصلیت کا علم نہ ہو اور انہوں نے اس حصہ کو روایت کردیا۔ اس قسم کے مغالطے احادیث میں بسا اوقات داخل ہوئے۔ اس کی شہادت کے طور پر یہاں دو روایات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

"قيل لعائشةؓ اِنَّ ابا هريرةؓ يقول قال رسول الله ﷺ الشئوم فی ثلاثٍ. فی الدار والمرأة والفرس . فقالت عائشة لم يحفظ ابوهريرة انه دخل ورسول الله ﷺ يقول قاتل الله اليهود يقولون ان الشئوم فی ثلاث فی الدار والمرأة والفرس.فسمع آخر الحديث ولم يسمع اَوَّله"۔

(عین الاصابۃ صفحہ ۱۴)

یعنی حضرت عائشہؓ سے کہا گیا کہ حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں کہ نحوست تین چیزوں میں ہے۔ گھر، عورت اور گھوڑے میں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ابوہریرہؓ نے ساری حدیث یاد نہیں رکھی۔ بات یہ ہے کہ جب وہ آئے تو آنحضرت ﷺ فرمارہے تھے خدا یہود کو ہلاک کرے جو کہتے ہیں کہ نحوست تین چیزوں میں ہے گھر، عورت اور گھوڑے میں۔ ابوہریرہؓ نے حدیث کا آخری حصہ تو سنا مگر پہلا حصہ نہ سنا"۔

اب یہ روایت تو یہود کی تھی مگر منسوب آنحضرت ﷺ کی طرف ہوگئی۔

(ابوداؤد کتاب الطب باب فی الطیرۃ)

اسی طرح لکھا ہے:

"ذكر لها ان عبدالله بن عمر يقول ان الميت ليعذب ببكا ء الحی. فقالت يغفرالله لأبی عبدالرحمن اما انّه لم يكذب ولكنه نسی أو أخطأ انّما مرّ رسول الله ﷺ عن يهودية يبكی عليها اهلها . فقال يبكون عليها و انها لتعذب فی قبرها"۔

(عین الاصابہ صفحہ ۶)

یعنی حضرت عائشہؓ کے پاس ذکر کیا گیا کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میت کو اس کے اقرباء کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن کو معاف فرمائے انہوں نے جھوٹ تو نہیں بولا مگر یا تو وہ بھول گئے یا غلطی سے ایسا کہہ دیا۔ حقیقت صرف یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک یہودیہ (فوت شدہ) کے پاس سے گزرے جس کو اس کے قبیلہ کے لوگ رو رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا یہ تو اس پر رو رہے ہیں اور اس کو قبر میں عذاب دیا جارہا ہے۔

یہ روایت بھی بغیر اس تشریح کے کتب احادیث میں درج ہو گئی ہے۔(مسلم کتاب الجنائز)

ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ حدیثِ سحر صحیحین یعنی بخاری و مسلم اور دیگر کتب احادیث میں بھی ہے اور راوی بھی معتبر ہیں تو اس سے اس واقعہ کے اثبات کا اشارہ ملتا ہے۔

اس کا ایک جواب تو وہی ہے کہ دراصل یہ شرارت تو یہود کی تھی مگر روایت میں کسی طرح اس کا سیاق و سباق بیان ہونے سے رہ گیا۔

اور دوسرا جواب یہ ہے کہ عربی زبان میں بعض اوقات ایک کام کی کوشش کو بھی اس کا نام دے دیا جاتا ہے۔ اس کی مثالیں عربی میں بکثرت ہیں۔ خود قرآن کریم میں اس کی مثال موجود ہے۔ مثلاً انبیاء کے قتل کی کوششوں کو قتل قرار دیا گیا ہے جبکہ درحقیقت انہوں نے کسی نبی کو قتل نہیں کیا تھا بلکہ ان کے اقدام قتل اور قتل کی کوشش کو ہی قتل قرار دیا گیا۔

اور اس میں شک نہیں کہ انہوں نے سحر کیا مگر اس میں بھی شک نہیں کہ جیسے یہود دوسرے انبیاء کے قتل پر قدرت نہ پاسکے اسی طرح وہ آنحضورؐ پر بھی جادو نہ کرسکے بلکہ محض سعی لاحاصل ہی کرتے رہے۔ یہاں بھی ان کی ناکام کوشش کا ذکر ہے اور بلاشبہ انہوں نے پوری کوشش کی مگر لَايُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتٰى کا تازیانہ ان پر پڑتا رہا۔

ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کتب تفسیر میں معوذتین کے نزول کا سبب یہی واقعہ قرار دیا جاتا ہے۔ دراصل یہ مفسرین کا اپنا خیال ہے۔ جسے وہ

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

شان نزول کے طور پر سمجھتے ہیں۔ آنحضورؐ کے الفاظ نہیں ہیں کہ مجھے اس جادو سے بچنے کے لئے یہ سورتیں سکھائی گئیں۔

دراصل ان سورتوں (معوذتین۔ یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) میں اسلام کی وسیع ترقیات اور اسلام کے عالمگیر اور آفاقی مذہب ہونے اور اسلام کے مقابل پر ہر قسم کے دشمنوں اور ان کے حسد اور مکر و فریب اور چالوں سے بچنے اور ترقیات کے جاری رہنے کے لئے اصولی تعلیم دی گئی ہے۔ ان کو اس واقعہ سے منسلک کرنا شانِ قرآن کے خلاف ہے اور پھر ان کا قرآن کے آخر پر رکھنا جہاں قرآنی برکات کے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے وہاں یہ بھی اشارہ ہے کہ آخری زمانہ میں یہ قومیں جو دجال کی نمائندہ ہونگی بہت گہرے اور خطرناک منصوبے اسلام کے نابود کرنے کے لئے کریں گی۔ پس اس دجال کے دجل یعنی فریب کاریوں سے بچنے کے لئے آنحضورؐ نے جس دعا کے ہتھیار کو استعمال کرنے کی نصیحت فرمائی تھی وہ انہی آیات سے مستنبط تھی اور یہ سورتیں ہی اس کا علاج ہیں۔

☆......☆......☆......☆

یہ واقعہ آنحضرت ﷺ کی صداقت کی دلیل ہے

یہود کی اس سازش اور ان کی مخفی کوششوں کو آنحضرت ﷺ تو نہ جانتے تھے مگر آپ کا علیم و خبیر خدا خوب جانتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو یہود کے اس فریب کی ساری تفصیلات کا علم دیا جانا اس بات کا واقعی ثبوت ہے کہ آپ خدا کے سچے مرسل تھے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"یہ روایت جو حضرت عائشہؓ سے بیان کی گئی ہے اس کا صرف اتنا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ کو فرشتوں کے ذریعہ خبر دی کہ یہودیوں نے اپنی طرف سے آپ پر جادو کیا ہوا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جس طرح جادو کا اثر تسلیم کیا جاتا ہے اسی طرح جادو کا اثر نبی کریمؐ پر ہو بھی گیا تھا۔ جب نبی کریمؐ نے ان کے جادو ٹونے کی چیزیں نکال کر زمین میں دفن کردیں تو یہودیوں کو خیال ہو گیا کہ انہوں نے جو جادو کیا تھا وہ باطل ہو گیا ہے۔

اس روایت سے جہاں یہودیوں کے اس عناد کا پتہ چلتا ہے جو ان کو نبی کریمؐ کی ذات سے تھا وہاں یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ نبی کریمؐ خدا تعالیٰ کے سچے رسول تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ان تمام باتوں کا علم دیا گیا جو یہودی آپ کے خلاف کررہے تھے۔

پس آپ کو غیب کی باتوں کا معلوم ہو جانا اور یہودیوں کا اپنے مقصد میں ناکام رہنا آپؐ کے سچا رسول ہونے کی واضح اور بیّن دلیل ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۱۰ صفحہ ۵۴۱۔۵۴۲ تفسیر سورۃ علق)

☆......☆......☆......☆

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

جادو کے اس قضیہ کا فیصلہ حکم عدل سے بھی ثابت ہے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے یہ سوال کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ پر کافروں نے جادو کیا تھا، اس کی نسبت آپؑ کا کیا خیال ہے۔ فرمایا:

"جادو بھی شیطان کی طرف سے ہوتا ہے رسولوں اور نبیوں کی شان نہیں ہوتی کہ ان پر جادو کا کچھ اثر ہو سکے بلکہ ان کو دیکھ کر جادو بھاگ جاتا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لا یُفلح السّاحر حیث أتی﴾۔ دیکھو حضرت موسیٰؑ کے مقابل پر جادو تھا آخر موسیٰؑ غالب ہوا کہ نہیں۔

یہ بات بالکل غلط ہے کہ آنحضرت ﷺ کے مقابلہ پر جادو غالب آ گیا۔ ہم اس کو کبھی نہیں مان سکتے۔ آنکھ بند کر کے بخاری اور مسلم کو مانتے جانا یہ ہمارے مسلک کے خلاف ہے۔ یہ تو عقل بھی تسلیم نہیں کر سکتی کہ ایسے عالی شان نبی پر جادو اثر کر گیا ہو۔ ایسی ایسی باتیں کہ اس جادو کی تاثیر سے (معاذاللہ) آنحضرت ﷺ کا حافظہ جاتا رہا، یہ ہو گیا اور وہ ہو گیا، کسی صورت میں صحیح نہیں ہو سکتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی خبیث آدمی نے اپنی طرف سے ایسی باتیں ملا دی ہیں گو ہم نظر تہذیب سے احادیث کو دیکھتے ہیں لیکن جو حدیث قرآن کریم کے برخلاف ہو آنحضرتؐ کی عصمت کے برخلاف ہو اس کو ہم کب مان سکتے ہیں.......... ایسی بات کہ آنحضرتؐ پر (معاذاللہ) جادو کا اثر ہو گیا تھا اس سے تو ایمان اٹھ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا﴾۔ (بنی اسرائیل :۴۸) ۔ایسی ایسی باتیں کہنے والے تو ظالم ہیں نہ کہ مسلمان۔ یہ تو بے ایمانوں اور ظالموں کا قول ہے کہ آنحضرتؐ پر (معاذاللہ) سحر اور جادو کا اثر ہو گیا تھا۔ اتنا نہیں سوچتے کہ جب (معاذاللہ) آنحضرتؐ کا یہ حال ہے تو پھر امت کا کیا ٹھکانہ۔ وہ تو پھر غرق ہو گئی۔ معلوم نہیں ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جس معصوم نبی کو تمام انبیاء مس شیطان سے پاک سمجھتے آئے ہیں یہ ان کی شان میں ایسے ایسے الفاظ بولتے ہیں"۔

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰ مورخہ ۱۰/نومبر ۱۹۰۷ء بحوالہ تفسیر سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۶۷)

اس مضمون کو ختم کرنے سے قبل حضرت موسیٰؑ کے خلاف جادوگری کے اس منصوبے کا ذکر بھی بے جا نہ ہوگا جب فرعون وقت نے آپؑ کے خلاف ملک کے نامور جادوگر اکٹھے کئے تھے جن کا ذکر میں قرآن کریم فرماتا ہے ﴿لَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ أَتٰی﴾۔ کہ جادوگر انبیاء کے مقابل کسی راہ سے کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ قرآن کریم میں ہے کہ جب جادوگروں نے رسیاں پھینکیں ﴿یُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهَا تَسْعٰی﴾ کہ موسیٰؑ کو خیال ہوا کہ وہ رسیاں دوڑتی ہیں۔ جس سے شبہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا حضرت موسیٰؑ پر اس جادو کا اثر ہوا تھا (اگرچہ عارضی ہی سہی)۔

یاد رکھنا چاہئے کہ اس آیت میں حضرت موسیٰؑ پر جادو کے اثر کا ہرگز ذکر نہیں بلکہ رسیوں کی حرکت کی طرف خیال جانے کا ذکر ہے کیونکہ وہ فی الواقعہ حرکت کر رہی تھیں (جس کی وجہ جادو نہ تھا بلکہ ایک اور ڈرامہ تھا جس کی تفصیل آگے آرہی ہے)۔ حرکت کرتی چیز کے متعلق کسی کا خیال کرنا کہ وہ حرکت کرتی ہے غلط نہیں ہے۔ یہ آنکھوں کا عام سیدھا سادا مشاہدہ ہے۔

ان آیات میں اور ان کے علاوہ قرآن کریم میں کہیں بھی یہ ذکر نہیں کہ حضرت موسیٰؑ کو خیال ہوا کہ وہ رسیاں نہیں بلکہ سانپ بن گئے ہیں۔ بلکہ ان کی حرکت کا ذکر ہے جیسے فرمایا ﴿انها تسعی﴾ کہ دوڑتی یا حرکت کرتی تھیں۔ (سورۃ طٰہٰ:۶۷)

ان رسیوں کی حرکت کے متعلق حضرت موسیٰؑ کے خیال کا ذکر کرتے ہوئے مفسرین لکھتے ہیں:

"فاذا حبالهم وعصيهم يخيل اليه من سحرهم انها تسعیٰ . وذلك انهم اودعوا من الزئبق ماكانت تتحرك باختيارها و انما كانت حيلة وكانوا جما غفيرا و جمعا كثيرا"۔

(تفسیر ابن کثیر زیر آیت یخیل الیه من سحرهم)

علامہ قرطبی نے بھی اپنی تفسیر میں لکھا ہے:

"وذلك انهم لطخوا العصی بالزئبق فلما اصابها حرّ الشمس ارتعشت واهتزت"

کہ انہوں نے ان رسیوں پر پارہ لگایا ہوا تھا جب سورج کی گرمی ان کو پہنچی تو وہ ہلنے اور حرکت کرنے لگیں۔ (قرطبی زیر آیت یخیل الیه)

ساحروں کی رسیوں اور لاٹھیوں کا فی الواقع سانپ بننا قرآن شریف میں مذکور نہیں...... حضرت موسیٰؑ کا خیال ایسا ہی ہے جیسے آج بھی کوئی اس قسم کی شعبدہ بازی دیکھ کر خیال کرے گا۔ یہ نہیں کہ حضرت موسیٰؑ کو یقین ہو گیا تھا۔ (تفسیر مولوی محمد علی صاحب زیر آیت یخیل الیه)

ان تفاسیر کے علاوہ دوسرے مفسرین نے بھی جن میں تفسیر بیضاوی ، تفسیر روح البیان ازعلامه آلوسی، تفسیر النسفی از امام عبدالله بن احمد بن محمود النسفی اور تفسیر الکشاف از علامه زمخشری نے یہی تفسیر بیان کی ہے۔

رسیوں کی اس حرکت کا ذکر کرتے ہوئے علامہ عینی، شارح بخاری لکھتے ہیں:

"انها تسعیٰ...... ذلك لانهم لطخوا حبالهم بالزئبق فلما حميت الشمس اهتزت و تحركت"۔ (کتاب الطب باب السحر۔ شرح عمدة القاری۔ عینی)

یعنی وہ رسیاں اس لئے حرکت کرتی تھیں کہ جادوگروں نے ان کو پاروں میں لتھڑا ہوا تھا۔ جب سورج کی گرمی پڑی (تو چونکہ پارہ گرمی سے پھیلتا ہے) ان رسیوں میں حرکت پیدا ہوئی۔ یہی بات کرمانی، فتح الباری اور قسطلانی میں لکھی ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ نہ حضرت موسیٰؑ پر جادو اثر انداز ہوا تھا نہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ پر۔

مذکورہ بالا دلائل کے علاوہ فی زمانہ ہمارے لئے یہ مسئلہ یوں بھی حل شدہ ہے کہ وہ جسے جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ بنایا گیا دشمن نے اس کے خلاف بھی یہی شرارت کی تھی۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ ایک متعصب ہندو جو گجرات کا رہنے والا تھا، قادیان آیا۔ وہ ہپناٹزم یعنی علم توجہ کے سحر کا بڑا ماہر تھا۔ اس نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی مجلس میں آپؑ پر خاموشی سے توجہ ڈالنی شروع کی تا کہ آپؑ سے بعض نازیبا حرکات کرا کے آپ کو لوگوں کی ہنسی کا نشانہ بنائے۔ مگر جب اس نے آپؑ پر توجہ ڈالی تو وہ چیخ مار کر بھاگا۔ اور جب اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں کیا ہوا تو اس نے بتایا کہ جب مَیں نے مرزا صاحب پر توجہ ڈالی تو مجھے یوں نظر آیا کہ میرے سامنے ایک خوفناک شیر کھڑا ہے جو مجھ پر حملہ کرنے والا ہے اور مَیں اس سے ڈر کر بھاگ نکلا۔

(سیرت المهدی حصه اول روایت نمبر ۷۵. از حضرت مصلح موعودؓ)

تو جب خادم کا یہ مقام ہے تو آقا کے متعلق یہ خیال کرنا کہ آپؐ نعوذ باللہ ایک یہودی کے سحر کا نشانہ بن گئے کس طرح قبول کیا جا سکتا ہے۔ آقائے دوجہاں پر سحر کے اثر ہونے کا تو کیا امکان ہوگا جبکہ جادو تو آپؐ کے غلاموں کے غلام پر بھی اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ اس سلسلہ میں درج ذیل روایت پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ:

"والد صاحب مرحوم کے انتقال کے بعد آپس میں مقدمات شروع ہو گئے۔ مَیں ناتجربہ کار تھا، مجھے بہت فکر رہتا تھا۔ میرا جو مخالف تھا ایک تو وہ مزاج کا شریر تھا اور غیر احمدی بلکہ احمدیوں کا دشمن۔ اس نے ارادہ کیا کہ میرے اوپر جادو کر کے (مجھے) تباہ کر دیا جائے۔ میرے دوست منشی محمد خان صاحب نے کہیں سے سن لیا کہ مرغ سفید کے ذریعہ جادو کرنا چاہتے ہیں۔ ہر چند کہ وہ ایسے خیال کے آدمی نہ تھے تب بھی ان کو فکر ہوئی۔ مجھے (انہوں نے) لکھا کہ اگر کوئی سفید ریش (شخص) سفید مرغ آپ کو دے تو نہ لینا۔ سفید ریش میرے مخالف کا آدمی تھا۔ مَیں جانتا تھا کہ یہ لوگ ایسے ہی بیہودہ خیال کے آدمی ہیں۔ خان صاحب نے کہیں سے سن لیا ہے۔ گو مَیں جادو وغیرہ کا قائل نہ تھا مگر خان صاحب کی تحریر کا میرے اوپر اثر ہوا اور رنج ہوا۔ حضرت صاحب لدھیانہ میں تھے۔ مَیں حضور کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے مخالف جو

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا بھر میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY, LONDON SW18 4AJ U.K.

صحابہؓ رسول کی مالی قربانیوں کے نمونے

روزنامہ "الفضل" ربوہ کے سالانہ نمبر ۹۹ء میں شامل اشاعت مکرم عبدالسمیع خان صاحب کے ایک تفصیلی مضمون میں صحابہ رسولؐ کے شاندار ایثار اور بے مثال مالی قربانیوں کا ذکر ہے۔

قرآن کریم نے انفاق مال کے ساتھ بہترین اور پسندیدہ مال کی شرط لگائی ہے۔ اسی طرح انفاق فی سبیل اللہ دو طرح سے ہے یعنی فرض اور نفل۔

فرض یعنی زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے صحابہؓ کا اسوہ یوں تھا کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب پھل پک جاتے اور زکوٰۃ کا وقت آتا تو صحابہؓ جوق در جوق اپنے اموال کی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتے یہاں تک کہ ایک ڈھیر لگ جاتا۔

حضرت اُبی بن کعبؓ کو آنحضورﷺ نے زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے بھیجا۔ ایک صحابی کے پاس جب آپؓ پہنچے تو انہوں نے اپنا سارا مال پیش کردیا۔ آپؓ نے کہا کہ تم پر صرف اونٹنی کا ایک بچہ فرض ہے۔ صحابیؓ نے عرض کیا کہ بچہ کس کام کا؟ نہ وہ سواری کے قابل ہے، نہ دودھ دیتا ہے، آپ یہ اونٹنی لے جائیں۔ آپؓ نے بتایا کہ آنحضورﷺ کی اجازت کے بغیر آپؓ اسے قبول نہیں کرسکتے تو وہ صحابیؓ آنحضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی بات دہرائی۔ چنانچہ آنحضورﷺ نے اونٹنی قبول کرتے ہوئے فرمایا: فرض تو وہی ہے جو اُبی نے بیان کیا ہے لیکن اگر تم اس سے زیادہ دو تو وہ صدقہ ہوگا اور ہم اس کو قبول کرلیں گے۔

ایسے ہی کئی دیگر واقعات بھی تاریخ اسلام میں محفوظ ہیں۔ ایک صحابیؓ کا بیان ہے کہ حضورؐ جب ہمیں زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے بھیجتے تو فرماتے کہ دودھ دینے والی اونٹنی وصول نہیں کرنی۔ ایک جگہ کسی نے ایک نہایت خوبصورت، جسیم اونٹنی پیش کی مگر مَیں نے قبول نہ کی۔ اُس نے اصرار کیا کہ اُسکے مال میں سے بہترین اونٹنی لے لوں۔ پھر میرے کہنے پر نسبتاً کم قیمت والی اونٹنی لے آیا تو مَیں نے اسے کہا کہ مَیں اسے قبول تو کرلیتا ہوں مگر اس بات سے ڈرتا ہوں کہ حضورؐ کہیں مجھ پر ناراض نہ ہوں۔

ایک صحابیہؓ اپنی لڑکی کے ساتھ آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ لڑکی کے ہاتھ میں سونے کے کنگن تھے۔ آپؐ نے پوچھا کیا اِن کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: کیا تمہیں یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ خدا قیامت کے دن تمہارے ہاتھ میں آگ کے کنگن پہنائے۔ انہوں نے یہ سنا تو فوراً کنگن آپؐ کے سامنے ڈال دیئے۔

جب معاملہ زکوٰۃ کی بجائے صدقات کا ہو تو صحابہؓ کی زندگیوں میں نہایت دلکش نظارے نظر آتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے کئی بار اپنا سارا مال خدا اور اُس کے رسولؐ کی خاطر پیش کردیا۔ حتیٰ کہ ہجرت کے وقت اپنا سارا مال پانچ چھ ہزار درہم بھی اپنے ہمراہ لے لئے تاکہ راستہ میں راہِ خدا میں پیش کرسکیں۔ آپؓ کی روانگی کے بعد آپؓ کے والد ابوقحافہ جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، آپؓ کے گھر آئے اور آپکی بیٹی حضرت اسماءؓ سے پوچھا کہ کیا تمہارا باپ کچھ گھر میں بھی چھوڑ گیا ہے یا مصیبت میں مبتلا کرگیا ہے۔ ابوقحافہ کی نظر کمزور تھی۔ حضرت اسماءؓ کی قوت ایمانی ملاحظہ کیجئے کہ انہوں نے کچھ پتھر ایک کپڑے کے نیچے رکھ دیئے اور اپنے دادا کا ہاتھ اُن پر رکھا کہ ابوبکرؓ ہمارے لئے خیر کثیر چھوڑ گئے ہیں۔ اس پر ابوقحافہ نے اطمینان کا اظہار کیا۔

حضرت عمرؓ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر اپنا نصف مال آنحضورﷺ کے قدموں میں رکھ کر سوچا کہ آج مَیں ابوبکرؓ سے سبقت لے جاؤں گا۔ لیکن جب حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے تو انہوں نے اپنا سارا مال راہِ خدا میں پیش کردیا اور حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا کہ مَیں ان پر کبھی کسی چیز میں سبقت نہیں لے جاسکتا۔

جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے بہترین مال کو خدا کے حضور پیش کرو تو کئی صحابہؓ کرام (مثلاً حضرت طلحہؓ، حضرت ابوالدحداحؓ اور حضرت عبداللہ بن زیدؓ) نے اپنے باغ صدقہ کردیئے، بعض صحابہؓ (مثلاً حضرت عمرؓ) نے باغ کا پھل راہِ خدا میں پیش کیا، کئی صحابہؓ (مثلاً حضرت اسماءؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت ابن عمرؓ) نے اپنے کئی غلاموں کو آزاد کیا۔ بعض صحابہؓ (مثلاً حضرت زید بن حارثہؓ اور حضرت ابن عمرؓ) نے اپنے بہترین جانور پیش کردیئے۔

حضرت ابن عمرؓ کی عادت تھی کہ جب کوئی چیز انہیں اپنے مال میں زیادہ پسند آتی تو اُسے اللہ کی راہ میں دے کر قربِ الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ آپؓ کے غلاموں کو آپؓ کی اس عادت کا پتہ چل گیا۔ چنانچہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ کوئی غلام نماز کے لئے خوب تیار ہوکر مسجد میں جاکر بیٹھ جاتا۔ حضرت ابن عمرؓ اُس کو اس حالت میں دیکھتے تو خوش ہوکر اسے آزاد کردیتے۔ آپؓ کے ساتھی آپؓ سے کہتے کہ ان غلاموں میں عبادت کا شوق نہیں ہے بلکہ یہ تو صرف آپؓ کو دھوکا دیتے ہیں۔ آپؓ فرماتے: "جو ہم کو اللہ کے معاملہ میں دھوکا دیگا، ہم ضرور اُس کے دھوکے میں آئیں گے"۔

حضرت عثمانؓ کی مالی قربانیوں کا شمار ممکن نہیں۔ آنحضورﷺ نے ایک خطبہ میں جب جیش عسرہ کی ضرورتوں کی طرف توجہ دلائی تو آپؓ نے ایک سو اونٹ مع کجاوہ و پالان کے دینے کا وعدہ کیا۔ جب آنحضورﷺ نے دوبارہ ارشاد فرمایا تو آپؓ نے مزید ایک سو اونٹوں کا وعدہ کیا۔ پھر جب آنحضورؐ نے تیسری بار توجہ دلائی تو آپؓ نے بھی مزید ایک سو اونٹوں کا وعدہ کرلیا۔ تب آنحضورؐ نے آپؓ کیلئے یوں دعا کی: "اے میرے اللہ! عثمان کو بھول نہ جانا، عثمان پر کوئی مؤاخذہ نہیں اگر آج کے بعد وہ کوئی عمل نہ کرے"۔

غزوہ تبوک میں حضرت عثمانؓ نے ایک ہزار سواریاں پیش کیں اور غزوہ کے کُل خرچ کا ایک تہائی پیش کردیا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ ایک مالدار تاجر تھے۔ آپؓ نے ایک دفعہ سات سو اونٹ مع سامان تجارت کے صدقہ کئے۔ ایک بار چار ہزار درہم، پھر چالیس ہزار درہم، پھر چالیس ہزار دینار، پھر پانچ سو اونٹ، پھر ڈیڑھ ہزار اونٹنیاں صدقہ کیں، کئی سو گھوڑے جہاد کے لئے پیش کئے۔

حضرت ابولبابہؓ اپنی ایک غلطی پر نادم ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول فرمائی۔ پھر وہ آنحضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا مکان اور سارا مال صدقہ کردیا۔ آنحضورﷺ نے تہائی مال کا صدقہ قبول فرمالیا۔

اسی طرح حضرت کعبؓ بن مالک کی توبہ جب قبول ہوئی تو انہوں نے بھی اپنا سارا مال بطور شکرانہ کے صدقہ کرنے کے لئے آنحضورﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو آنحضورﷺ نے فرمایا کہ کچھ مال اپنے پاس رکھ لو۔

حضرت سلمانؓ فارسی مدائن کے گورنر تھے اور آپؓ کا وظیفہ پانچ ہزار دینار تھا۔ مگر سارا وظیفہ صدقہ کردیتے اور خود چٹائیاں بُن کر گزارا کرتے۔ آپؓ کے بھانجے نعمان بن حمید کہتے ہیں کہ آپؓ فرماتے تھے: مَیں کھجور کے پتے ایک درہم میں خریدتا ہوں اور محنت کرکے انہیں تین درہم میں بیچتا ہوں۔ ایک درہم تو اسی کام کے لئے رکھ لیتا ہوں، دوسرا درہم اہل و عیال پر خرچ کرتا ہوں اور ایک درہم صدقہ کردیتا ہوں۔ کوئی بھی مجھے اس کام سے روکے تو مَیں نہیں رکوں گا۔

آنحضورﷺ نے ایک خطبہ عید میں صدقہ و خیرات کی ترغیب دی تو صحابیاتؓ نے اپنے کانوں کی بالیاں، گلے کے ہار اور انگلیوں کے چھلے تک اتار کر حضرت بلالؓ کی چادر میں ڈال دیئے۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت عائشہؓ اور حضرت اسماءؓ سے زیادہ کسی کو سخی نہیں دیکھا۔ ان دونوں کے طریقے مختلف تھے۔ حضرت عائشہؓ تھوڑا تھوڑا کرکے جمع کرتیں اور جب کچھ مال جمع ہوجاتا تو تقسیم کردیتیں لیکن حضرت اسماءؓ تو کوئی چیز پاس رکھتی ہی نہیں تھیں۔

ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجے جو آپؓ نے شام ہونے تک سارے کے سارے تقسیم کردیئے اور اُس روز آپؓ کے روزہ افطار کرنے کے لئے گھر میں کچھ بھی نہ تھا۔ اسی طرح ایک بار جب گھر میں صرف ایک چپاتی تھی تو کسی سائل کے سوال کرنے پر آپؓ نے اُسے وہی چپاتی دینے کا ارشاد فرمایا۔ خادمہ نے عرض بھی کیا کہ پھر آپؓ روزہ کس چیز سے افطار کریں گی۔ لیکن آپؓ نے فرمایا کہ روٹی ضرور سائل کو دیدی جائے۔

ایک بار ایک صحابیؓ انڈے کے برابر سونا لے کر آنحضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے یہ سونا ایک کان سے ملا ہے، اسے بطور صدقہ قبول فرمایئے، اس کے علاوہ میرے پاس اَور کچھ نہیں ہے۔ اس پر آنحضورﷺ نے اعراض فرمایا تو اُس صحابیؓ نے دوبارہ عرض کیا اور پھر سہ بارہ عرض کیا۔ اس پر آنحضورﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنا تمام سرمایہ صدقہ میں دے دیتے ہو اور پھر بھیک مانگنے لگتے ہو۔ بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد بھی انسان کے پاس کچھ مال رہ جائے۔

حضرت حکیم بن حزامؓ کے پاس دو اعرابی سائل آئے تو آپؓ انہیں بازار لے گئے۔ دو اونٹنیاں خرید کر اُن کا سامان خریدا اور اُن پر غلہ لاد کر اعرابیوں کے حوالہ کردیا۔

حضرت عمرؓ نے حضرت سعید بن عامرؓ کی مالی مشکلات کا سُن کر ایک ہزار درہم بھجوائے تو حضرت سعید بن عامرؓ نے اپنی بیوی سے کہا کہ کیوں نہ ہم یہ مال اُس کو دیدیں جو ہمارے لئے تجارت کرے۔ بیوی نے کہا بالکل ٹھیک ہے۔ چنانچہ آپؓ نے وہ تمام مال صدقہ کردیا۔

کئی صحابہؓ نے سائل کی ضرورت پوری کرنے کے لئے قرض لیا۔ اور بے شمار صحابہؓ نے صدقہ و خیرات کرنے کے لئے مزدوری کی اور اپنی محنت کی کمائی پیش کردی۔ ام المومنین حضرت زینبؓ بن جحش چمڑہ رنگنے اور سینے کے فن سے آشنا تھیں اور اس طرح جو آمد ہوتی اللہ کی راہ میں خرچ کرتیں۔ حضرت زینبؓ سوت کات کر مجاہدین کی مدد کیا کرتی تھیں۔ حضرت سودہؓ کھالیں بناتیں اور اُن سے ہونے والی آمدنی صدقہ کرتیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:- "کیا صحابہ کرام مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کیلئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تو پھر کہیں جاکر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہوتی، ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنہم کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولا کریم کی رضامندی کا نشان ہے، کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟ بات یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں"۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۷۹)

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
29/01/2001 - 04/02/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 29th January 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Class: Lesson No.111, Final Part Rec: 21.03.98 With Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
01.10.1 Liqa Ma'al Arab: Session No.128 ® Rec:16.01.96 With Arab speaking guests
02.15 MTA USA: Interview, Sheikh Rahmatullah sb. Former Ameer Jamaat Karachi, Part 2
03.20 Urdu Class: Lesson No.56 ® Rec:21.04.95 By Hadhrat Khalifatul Masih IV
04.20 Learning Chinese: Lesson No.198 ® Hosted by Usman Chou Sahib
04.55 Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat Rec.26.03.00 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Kudak No.20 Produced By MTA Pakistan
06.55 Dars Ul Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec.04.01.98
08.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.128 ®
09.20 Urdu Class: Lesson No.56 ®
10.20 Documentary: A Visit to Lahore Zoo
10.55 Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News
12.40 Introduction to Cameras, Part 3
13.15 Rencontre Avec Les Francophones Rec: 20.03.2000
14.10 Bengali Service: Various Items
15.15 Homeopathy Class: Lesson No.184 Rec.03.10.96
16.20 Children's Class: Lesson No.112, Part 1 Rec: 28.03.98
16.55 German Service: Various Programmes
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.20 Urdu Class: Lesson No.57 Rec: 22.04.95
19.25 Liqa Ma'al Arab: Session No.129 Rec. 17.01.96
20.30 Turkish Programme: Madyadan Secmeler
21.00 Rohani Khazaine: Programme No.18, Pt 1 Quiz From The Book Braheen e Ahmadiyya
21.20 Rencontre Avec Les Francophones ®
22.20 Homeopathy Class: Lesson No.184 ®
23.25 Introduction to Camera Part 3 ®

Tuesday 30th January 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Class: Lesson No.112, Part 1®
01.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.129 ®
02.20 MTA Sports: Badminton Tournament Commentator: Hood Ahmed Ayub Sahib
03.00 Urdu Class: Lesson No.57 ®
04.00 Speech: By Ch. Shabeer Ahmad Sahib Topic: Tehrik e Jadid
04.35 Documentary: "Sang e Meel" :The Bicycle
04.55 Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Class: Lesson No.112, Part 1 ®
07.15 Pushto Programme: Friday Sermon Rec.07.01.00, With Pushto Translation
08.00 Rohani Khazaine: Prog.No.18/Part 1 ®
08.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.129 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.57 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.5
13.00 Bengali Mulaqat Rec:04.04.00 With Bangla Speaking Guests
14.05 Bengali Service: Various Items
15.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.154 Rec:24.09.96
16.10 Documentary: Sang e Meel : The Bicycle ®
16.35 Les Francais C'est Facile: No. 5 ®
17.05 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No.58 Rec: 23.04.95
19.25 Liqa Ma'al Arab: Session No 130 Rec: 18.01.96
20.35 MTA Norway: Various Programme
20.40 Bengali Mulaqat: Rec: 04.04.00 ®
21.40 Hamari Kaenat: Part 77
22.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.154 ®
23.15 Le Francais C'est Facile: Lesson No.5 ®

Wednesday 31st January 2001

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Hifze Ishaar No.9 ®
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.130 ®
02.10 Bengali Mulaqat: Rec.04.04.00 ®
03.15 Urdu Class: Lesson No.58 ®
04.20 Le Francais C'est Facile: Lesson No.5 ®
04.50 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.154 ® By Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Hifze Ishaar No.9 ®
07.10 Swahili Programme: Friday Sermon Rec: 30.08.96, With Swahili Translation
08.10 Hamari Kaenat: No.77 ®
08.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.130 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.58 ®
11.00 Indonesian Service: Q/A with Huzoor
12.05 Tilawat, News
12.40 Urdu Asbaaq Lesson No.24 Presented by Ch, Hadi Ali Sahib
13.05 Atfal Mulaqat With Huzoor Rec 05.04.00
14.00 Bengali Service: Various Items
15.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.155 Rec: 30.09.96
16.10 Urdu Asbaaq: Lesson No.24 ®
16.35 Children's Corner: Workshop No. 2
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 Urdu Class: Lesson No.59 Rec: 28.04.95
19.25 Liqa Ma'al Arab: Session No.131 Rec: 26.02.96
20.30 MTA France: Various Progs.
21.10 Atfal Mulaqat: Rec.05.04.00 ®
22.05 Kehkay Shan: "Honesty" Presented by Nafees Ahmad Attique Sahib
22.25 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.155 ®
23.30 Urdu Asbaq: Lesson No.24 ®

Thursday 1st February 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Workshop No.2 ®
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.131 ®
02.05 Atfal Mulaqat: With Hazoor ®
03.05 Urdu Class: Lesson No.59 ®
04.20 Urdu Asbaq: Lesson No.24 ®
04.50 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.155 ®
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: Workshop No.2 ®
06.55 Sindhi Programme: Muzaakhra The truthof the Promised Messiah (as)
08.0 Moshaira: Memories of J/S Rabwah
08.30 Kehkey Shaan: 'Honesty' ®
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.131 ®
10.00 Urdu Class: Lesson No.59 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Turkish: Lesson No. 4
13.05 Q/A Session With Hazoor Rec.07.02.99 – Final Part
14.00 Bengali Service: Friday Sermon Rec: 25.11.94 With Bangali Translation
15.15 Homeopathy Class: Lesson No.185 Rec. 31.10.96
16.15 Children's Corner: Hifze Ashaar – No.10
16.40 A Coach Tour To San Francisco
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.15 Urdu Class: Lesson No.60 Rec 29.04.95
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.132 Rec: 27.02.96
20.35 MTA Lifestyle: Al Maidah Doughnuts Presentation of MTA Pakistan
20.55 Moshaira: ®
21.30 Quiz History of Ahmadiyyat No.71 Host: Fahim Ahmad Khadim Sahib
22.00 Homeopathy Class: Lesson No.185 ®
23.05 Documentary:Coach trip to San Franciasc®
23.35 Learning Turkish: Lesson No.4 ®

Friday 2nd February 2001

00.05 Tilawat, Dars-ul-Hadith, News
00.50 Children's Corner: Hifze Ashaar No.10®
01.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.132®
02.30 Moshaira: ®
03.00 Urdu Class: Lesson No.60 ®
04.05 MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.25 Learning Turkish: Lesson No.4 ®
04.55 Homeopathy Class: Lesson No.185 ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.40 Children's Corner: Hifze Ishaar No.10 ®
07.05 Quiz; History of Ahmadiyyat No.71®
07.40 Saraiky Programme: F/S With Siraiky Translation - Rec.21.04.00
08.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.132®
09.35 Documentary: A Coach Trip to SanFrancisco
09.50 Urdu Class: Lesson No.60®
10.55 Indonesian Service: Tilawat, Malfoozat
11.25 Bengali Service: Various items
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News Darood Shareef
13.00 Friday Sermon: From London
14.00 Documentary: Exhibition organized by Nusrat Jahan Academy
14.30 Majlis e Irfan: Rec 28.04.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.30 Friday Sermon: ®
16.20 Children's Corner: Class No.38, Part 2 Produced by MTA Canada
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.10 Urdu Class: Lesson No.61 Rec: 30.04.95
19.25 Liqa Ma'al Arab: Session No.133 Rec:29.02.96
20.25 Speech: By Iftikhar Ahmad Ayaz Sb.
21.10 Documentary: Exhibition Organised by Nusret Jehan Academy
21.35 Friday Sermon: ®
22.40 Quiz Programme: MTA Pakistan
23.05 Majlis Irfan: With Hazoor ®

Saturday 3rd February 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Class: No.38, Part 2 ® Produced by MTA Canada
01.10 Friday Sermon: By Hazoor ®
02.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.133 ®
03.15 Urdu Class: Lesson No.61 ®
04.20 Computers for Everyone: Part 84 Presented By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
04.55 Majlis e Irfan: ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.55 Children's Class: No.38 Part 2 ®
07.25 MTA Mauritius: Various Programmes
08.20 Exhibition Organized By N. Jahan Academy®
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.133 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.61 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Computer For Everyone: No.84 ®
13.10 German Mulaqat: Rec.01.04.00 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.10 Bengali Service: Various Items
15.10 Quiz: Khutabat-e-Imam
15.55 Children's Class: With Huzoor
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.15 Urdu Class: Lesson No.62 Rec: 01.05.95
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.134 Rec:05.03.96
20.35 Arabic Programme: Tafseer ul Kabeer
21.30 Children's Class: By Huzoor ®
23.00 German Mulaqat: ®

Sunday 4th February 2001

00.05 Tilawat, News
00.45 Quiz Khutabat-e-Iman
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.134 ®
02.10 Canadian Horizons: Children's Class No.65
03.10 Urdu Class: Lesson No.62 ®
04.25 Seeratun Nabee (saw)
04.55 Children's Class: By Hazoor ®
06.05 Tilawat, News, Preview
06.50 Quiz Khutbat-e-Imam ®
07.10 German Mulaqat: ®
08.10 Chinese Programme: Islam Amongst Religions, Part 28
08.45 Liqaa Ma'al Arab: Session No.134 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.62 ®
11.00 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.45 Learning Chinese: Lesson No.199 With Usman Chou Sahib
13.20 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat Rec.02.04.00
14.15 Bengali Service: Various Programmes
15.15 Friday Sermon: From London ®
16.30 Children's Class: Lesson No.112 Rec.28.03.98 Final Part
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No.63 Rec.06.05.95
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.135 Rec. 06.05.96
20.30 MTA USA: Ansarullah Ijtema 2000
21.30 Dars ul Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 05.01.98
22.55 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 | Friday, January 26, 2001 | Issue No. 4

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

کابل۔ ربِ ذوالجلال کے غضب کی زد میں

ہفت روزہ "ندائے ملت" لاہور مورخہ ۲۶ر اکتوبر تا یکم نومبر ۲۰۰۰ء صفحہ ۲۸۔۲۹ پر دو عینی شاہدوں کے المناک اور عبرت آموز بیانات:۔

"حضرت شاہ دو شمشیر کے مزار کے آگے دارالامان روڈ شروع ہو جاتا ہے۔ دو کلومیٹر کے فاصلے پر سڑک کے اختتام پر ایک پہاڑی ٹیلے پر سابق افغان بادشاہ امان اللہ خان کا محل قصر امان اللہ واقع ہے۔ اس محل کے عقب میں کچھ مزید بلندی پر ایک اور محل ہے جو امان اللہ خان نے اپنی بیوی تپہ تاج بیگم کے لئے بنوایا تھا۔ کابل کے تاریخی عجائب گھر کے بالکل سامنے واقع یہ عمارتیں اب کھنڈر بن چکی ہیں۔ طالبان سے قبل ان دونوں عمارتوں پر انجینئر گلبدین حکمت یار کا قبضہ تھا۔ پہاڑ کے اوپر حزبِ وحدت کے گروہ مورچہ زن تھے جبکہ دائیں طرف احمد شاہ مسعود اور بائیں طرف عبدالرب رسول سیاف کی فوجیں تھیں۔ نجیب حکومت کے خاتمے کے بعد یہ علاقہ چاروں تنظیموں کے درمیان میدان جنگ بنا رہا جس کی وجہ سے پورا دارالامان کھنڈرات کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ اس سڑک کے دونوں اطراف کسی زمانے میں سر سبز درخت اور بلند و بالا عمارتیں ہوا کرتی تھیں۔ مقامی لوگ بتاتے ہیں کہ کابل کو روس نے اتنا تباہ نہیں کیا جتنا مجاہدین نے۔ آپس میں لڑائی سے اس کا حلیہ بگڑا۔ اسی روڈ پر افغانستان کا پہلا سکول لیسہ حبیبیہ واقع ہے۔ یہ چار منزلہ سکول افغانستان کے امیر حبیب اللہ خان نے تعمیر کرایا تھا۔ جنگ کی گولہ باری کی وجہ سے عمارت کے تمام دروازے اور کھڑکیاں تباہ ہو چکی ہیں لیکن کھنڈر نما اس عمارت میں آج بھی بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ سکول سے تھوڑا آگے سابق روسی سفارت خانے کی عمارت اور روسی سفارت کاروں کی کالونی ہے۔ اگرچہ یہ عمارتیں بھی تباہ ہو چکی ہیں اور شمالی افغانستان میں جنگ کے باعث ہجرت کر کے آنے والے لوگ یہاں آباد ہیں۔ اس سڑک پر دو تین کارخانے بھی تھے جو اب تباہ ہو چکے ہیں۔ دارالامان سے کچھ فاصلے پر وسیع و عریض رقبے پر پھیلا ہوا میڈیکل کمپلیکس تھا جو جنگ کی وجہ سے تباہ ہو گیا تھا۔ لیکن طالبان نے اس کے دو حصے تعمیر کر کے اسے ایک چھوٹے سے ہسپتال کی شکل دے دی ہے۔

قصر امان اللہ (دارالامان) کے بالکل سامنے کابل کا وہ تاریخی عجائب گھر ہے جس کی دنیا بھر میں شہرت تھی۔ اسے بادشاہ امان اللہ خان نے تعمیر کرایا تھا اور اس کا افتتاح ۱۹۳۱ء میں ہوا تھا۔ اس عجائب گھر میں دنیا کی مختلف تہذیبوں کے علاوہ ہر دور کے تاریخی آثار محفوظ ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ اس عجائب گھر میں محفوظ آثار کو دیکھ کر قبل اسلام اور بعد از اسلام کی پوری تاریخ معلوم کی جا سکتی ہے۔ نجیب حکومت تک یہ عجائب گھر اپنی اصلی حالت میں موجود تھا لیکن نجیب کے بعد مجاہد تنظیموں کی آپس کی لڑائی کے بعد اس تاریخی عمارت کو بھی سخت نقصان پہنچا اور گولہ باری سے عمارت کا بالائی حصہ جل کر راکھ ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی کئی بیش قیمت نوادرات و آثار بھی ضائع ہو گئے۔ میوزیم کے ڈائریکٹر نے "ندائے ملت" کو بتایا کہ یہ دنیا کا واحد عجائب گھر ہے جس میں تمام آثار اصلی حالت میں موجود ہیں۔ ان میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ اس نے بتایا کہ اگر دنیا کی کسی بھی تہذیب پر تحقیق کرنا ہو تو ماہرین کو کابل کے عجائب گھر کے علاوہ کہیں اور جانے کی ضرورت ہی نہیں۔ ڈائریکٹر میوزیم نے بتایا کہ **جنگ کی وجہ سے جہاں میوزیم کی عمارت کو نقصان پہنچا ہے وہاں اس عجائب گھر سے کئی قیمتی نوادرات چرا لئے گئے۔ طالبان نے کئی چوری شدہ نوادرات بر آمد بھی کر لئے ہیں لیکن باقی نوادرات سمگل ہو کر مختلف ملکوں میں پہنچ گئے۔ فی الحال طالبان انتظامیہ نے عجائب گھر کا تمام سامان صندوقوں میں بند کر کے تمام آثار سر بمہر کر دئے ہیں۔** کچھ نوادرات عجائب گھر میں نمائش کے لئے موجود ہیں لیکن انہیں دیکھنے کے لئے وزارت ثقافت کی خصوصی اجازت لینی پڑتی ہے۔ وزارت ثقافت کے سیکرٹری مولوی محمد نعیم صافی نے "ندائے ملت" کو بتایا کہ اس پراپیگنڈہ میں کوئی حقیقت نہیں کہ طالبان اس عجائب گھر کو مستقل طور پر بند رکھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت نے میوزیم کی دوبارہ تعمیر و مرمت کے لئے ایک ٹھیکیدار کو ٹھیکہ دے دیا تھا مگر وہ کام چھوڑ کر بھاگ گیا ہے۔ اب نئے ٹینڈر دئے گئے ہیں۔ کام

باقی صفحہ نمبر ۷ پر ملاحظہ فرمائیں

تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى

سالانہ "ختم نبوت" کانفرنس ربوہ میں دو گروہوں کا تصادم۔ لاؤڈ سپیکر پر گالی گلوچ

(محمد محمود طاھر)

۱۹ویں سالانہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس، مسلم کالونی ربوہ میں ۱۲ر۔۱۳ر اکتوبر ۲۰۰۰ء کو منعقد ہوئی۔ مورخہ ۱۲ر اکتوبر کی رات دس بجے جب کہ کانفرنس میں تقاریر جاری تھیں تو امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد کی آمد اور ان کی تقریر کا اعلان سٹیج سے کیا گیا۔ اس اعلان کے دوران حاضرین دو حصوں میں بٹ گئے۔ جماعت اسلامی کے کارکن اور سپاہ صحابہ کے کارکنان الگ الگ بیٹھے تھے۔ سپاہ صحابہ کے کارکنوں کی طرف سے امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد کو گالیاں دی جانے لگیں اور شور برپا ہو گیا کہ قاضی حسین کو سٹیج سے اتارو۔ باہمی گالی گلوچ سے بات بڑھی اور بات مار کٹائی تک پہنچی۔ ایک دوسرے پر ڈنڈوں اور مُکّوں سے وار شروع ہو گئے۔ یاد رہے کہ اس دوران سٹیج کے لاؤڈ سپیکر بند نہیں تھے۔ یوں گالی گلوچ کو پنڈال کے اندر موجود اور باہر کے لوگوں نے بھی سنا۔ لاؤڈ سپیکر پر یہ آوازیں بھی تھیں کہ ہماری گالیاں اور جھگڑے کو قادیانی سن رہے ہیں۔ لڑائی بند کروانے کی اپیلیں سٹیج سے کی جانے لگیں۔ کچھ دیر کے بعد مائیک بند کر دیا گیا اور پھر لڑائی پر قابو پا لیا گیا۔

"تحفظ ناموس رسالت" کے لئے اکٹھے ہونے والے یہ "پروانے" اپنی دوسری جماعت کے پروانوں اور لیڈر کو برداشت نہیں کر سکے۔ اس بات نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ سب اپنے اپنے مفادات کی جنگ لڑ رہے ہیں، ان کے دل جدا جدا ہیں اور حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے پاک نمونہ سے ان کا کوئی بھی تعلق نہیں۔

اس واقعہ پر کانفرنس کی انتظامیہ کی طرف سے صحافی برادری کو درخواست کی گئی کہ ملکی اخبارات میں اس لڑائی جھگڑے کی رپورٹنگ نہ کی جائے۔ چنانچہ وہی رپورٹنگ کی گئی جو کہ کانفرنس کی انتظامیہ نے تیار کر رکھی تھی۔ لیکن اس کے باوجود یہ بات ریکارڈ میں محفوظ رہنی تھی اس لئے ملکی پریس میں اس کا ریکارڈ محفوظ ہو گیا۔ روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۷ر اکتوبر ۲۰۰۰ء کے شمارہ میں فیصل آباد کے نمائندہ خصوصی سے مولانا مجاہد الحسینی کا حسب ذیل بیان شائع ہوا ہے: **تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں قاضی حسین احمد کے خلاف ہنگامہ آرائی افسوسناک تھی** (مولانا مجاہد الحسینی)

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی): مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے بانی رکن اور سیکرٹری اطلاعات مولانا مجاہد الحسینی نے چنیوٹ (ربوہ) کی تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد کے خلاف ہنگامہ آرائی کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہر انسان کا احترام اسلامی اخلاق کی بنیادی بات ہے جبکہ قاضی حسین احمد تو ایک معروف جماعت کے سربراہ ہیں۔ اس لئے ان کے خلاف ایک انتہائی محترم دینی تنظیم مجلس تحفظ ختم نبوت کی کانفرنس کے موقع پر ہنگامہ آرائی مجلس کی انتظامیہ کی کوتاہی کا شاخسانہ ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ بہرحال یہ ایک افسوسناک بات تھی"۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۷ر اکتوبر ۲۰۰۰ء)

روزنامہ نوائے وقت میں "مکتوب چناب نگر" میں نامہ نگار لطیف غزنوی نے مذکورہ بالا کانفرنس کی روداد لکھی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"اجلاس اس وقت ہنگامہ آرائی اور افراتفری کا شکار ہو گیا جب قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی پاکستان خطاب کے لئے آئے۔ سپاہ صحابہ پاکستان کے چند جوشیلے نوجوانوں نے انہیں مدعو کئے جانے پر زبردست احتجاج کرتے ہوئے سٹیج پر قبضہ جما کر قاضی حسین احمد مخالف نعرے بازی شروع کر دی اور ان کا خطاب سننے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ موقع کی نزاکت کے پیش نظر موصوف واک آؤٹ کر گئے۔ اس دوران انتظامیہ کانفرنس نے تدبر اور فراست کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے بلوائیوں کو کنٹرول کر لیا اور امیر جماعت اسلامی کو منا کر دوبارہ سٹیج پر لے آئی۔

یہ بات خاص طور پر قابل مذمت ہے کہ جونہی سپاہ صحابہ کے صدر مولانا اعظم طارق تقریر کے لئے پنڈال میں داخل ہوئے تو وہاں پر موجود جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے افراد نے بھی اسی طرح ہنگامہ آرائی اور بد نظمی کا مظاہرہ کیا جس طرح قاضی حسین احمد کے خطاب سے قبل رونما ہوا"۔

(روزنامہ نوائے وقت ۲۰ر اکتوبر ۲۰۰۰ء)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔